تذکیر الانسان بعداوۃ الشیطان

مؤلف

عبدالہادی بن حسن وہبی

ترجمہ

م الجالیات بالمکتب

اردو 0301230

لتب تعاونی برائے دعوت وارشاد سُلی

لیفون: ۴۴۱۰۶۱۵: فیکس: ۴۴۱۱۷۳۳ ص ب: ۱۴۱۹ ریاض: ۱۱۴۳۱

تذكير الإنسان بعداوة الشيطان

مؤلف

عبدالہادی بن حسن وہبی

مترجم

ابوشعیب عبدالکریم عبدالسلام المدنی

نظر ثانی

آفتاب عالم محمد انس المدنی

طبع ونشر:

مکتب تعاونی برائے دعوت وارشاد سُلی - ریاض

✆ : ۲۴۱۰۶۱۵-۲۴۱۴۴۸۸/۰۱ فیکس: ۲۴۱۱۷۳۳/۰۱

ح المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد بالسلي، ١٤٢٨هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

وهبي ، عبد الهادي حسن

تذكير الإنسان بعداوة الشيطان /

عبد الهادي حسن وهبي - الرياض، ١٤٢٨هـ

١٤٤ ص ؛ ١٢ × ١٧ سم

ردمك: ٩- ٢-٩٨٠٨-٩٩٦٠-٩٧٨

(الكتاب باللغة الأردية)

١ - الأدعية والأوراد ٢ - الشياطين والجان أ- العنوان

ديوي ٢١٢,٣٩ ١٤٢٨/٤٥١٤

رقم الإيداع: ١٤٢٨/٤٥١٤

ردمك: ٩- ٢-٩٨٠٨-٩٩٦٠-٩٧٨

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر قسم کی حمد وستائش اللہ تعالیٰ کے لئے ہے' رسول اللہ ﷺ پر اور آپ کے خاندان' نیز تمام صحابۂ کرام پر اور جنھوں نے آپ کی نصرت وحمایت کی ان سب پر اللہ تعالیٰ رحمت وسلامتی نازل فرمائے۔ حمد وصلوۃ کے بعد:

شیخ عبد الہادی بن وہبی کی لائق تحسین کتاب جس کا نام ''شیطان کی انسان دشمنی...'' ہے کا میں نے مطالعہ کیا ''اللہ تعالیٰ انہیں مزید نیک کام کی توفیق ارزانی بخشے اور ان کی کوششوں کو بابرکت بنائے'' تو میں نے دیکھا کہ یہ کتاب مذکورہ باب میں نفع بخش اور مطالعہ کرنے والوں کے لئے سودمند ہے۔ شیطان کی انسان دشمنی' اس کے عظیم شر' عظیم آفت کی کچھ تفصیل' اس سے بچنے کے وسائل اس کے مکر وشر سے محفوظ ہونے کے طریقے ''اللہ تعالیٰ

شیطان مردود سے ہماری حفاظت فرمائے اور شیطانی خطرات، نیز اس کے وساوس سے ہمیں بچائے'' انتہائی مفید وضاحت' شستہ اسلوب' بہترین ترتیب کے ساتھ مختصر طور پر بیان کی لڑیوں میں پرو دیے گئے ہیں۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالی اس رسالہ کے مؤلف کو ان کی اس بار آور کوشش کا نیک صلہ عنایت فرمائے' رسالہ کو شرف قبولیت سے نوازے، اور اس کے ذریعہ اپنے بندوں کو فائدہ پہنچائے' بلاشبہ اللہ عز وجل بہتر مسؤل ہے، اور اسی کی ذات سے خیر کی امیدیں وابستہ ہیں۔ اللہ تعالی کی رحمتیں نازل ہوں ہمارے نبی جناب محمد ﷺ کی ذات مطہرہ پر' آپ کے کنبہ' قبیلہ اور جملہ صحابۂ کرام پر۔

عبدالرزاق بن عبدالمحسن البدر

۱۴۲۵/۴/۲۷ھ

مقدمہ

بلاشبہ ساری تعریفیں اللہ تعالی کے لئے ہیں ہم اس کی حمد وثنا بیان کرتے ہیں' اسی سے مدد طلب کرتے ہیں اور اسی سے مغفرت کے طلب گار ہیں' ہم اپنے نفس اور اپنے اعمال کی برائی سے اللہ عزوجل کی پناہ طلب کرتے ہیں، جس کو اللہ تعالی ہدایت دینا چاہے اس کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جس کو گمراہ کرنا چاہے اس کو کوئی راہ راست پر نہیں لاسکتا، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں

حمد وصلاۃ کے بعد:

یقیناً سب سے سچی کتاب اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے' اور بدترین امور وہ ہیں جنہیں نئے سرے سے ایجاد کیا گیا ہو اور "دین میں" نئے سرے سے ایجاد کردہ

چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔

اللہ تعالی نے بنی نوع انسان کو ایسے دشمن کے ذریعہ آزمائش میں مبتلا کیا ہے جو پلک جھپکنے کے برابر بھی اس سے الگ نہیں ہوتا ہے، اور ایسا ساتھی جو اس سے غافل ہو کر نیند کا مزہ نہیں لیتا' وہ اور اس کا پورا کنبہ انسان کو دیکھتا ہے مگر انسان اسے نہیں دیکھ سکتا، ہر صورت میں اس نے انسان دشمنی کے لئے کمر کس لیا ہے، مطلوبہ چیز کی طرف لیجانے کے لئے مکر وفریب کی کسی بھی تدبیر کو فروگزاشت نہیں کرتا تا وقتیکہ اس کا مقصود حاصل نہ ہو جائے، اور اس کے لئے وہ اپنے بھائیوں یعنی وہ شیاطین جو جنوں کی نسل سے ہیں اور ان کے علاوہ ان شیاطین سے مدد حاصل کرتا ہے جو نسل انسانی سے ہیں' اس نے پھندا لگا کر فسادات و برائیاں منتشر کردی ہیں اور اس کے اردگرد شکاریوں کے جال بچھا کر شکاریوں کو الرٹ

کر دیا ہے اور اپنے متعاونین سے یوں مخاطب ہوتا ہے خبر دار! اپنے اور اپنے باپ کے دشمن سے ہوشیار رہنا وہ تم سے بچ نہ جائیں' ان کے نصیب میں جنت اور تمہارے نصیب میں دوزخ؟ ان کے حصے میں رحمت اور تمہارے نصیب میں لعنت؟ جب کہ تم اچھی طرح سے میرے اور اپنے اوپر بیتی ہوئی رسوائی' لعنت' اور اللہ کی رحمت سے دوری کے لمحات کو بخوبی جانتے ہو' اور جب کہ ہم جنت میں ان نیک لوگوں کی رفاقت سے محروم ہو گئے تو تمہاری حتی الامکان یہ کوشش ہونی چاہئے کہ اس مصیبت میں یہ لوگ ہمارے ساتھ ہوں۔

اللہ عزوجل نے ہمارے دشمن کے ان پروپیگنڈوں سے ہمیں آگاہ کیا، اور ہمیں اس بات کا حکم دیا ہے کہ ہم اس کے لئے سامان مہیا کریں اور اس کے خلاف ایک ٹیم بنائیں' [الداء والدواء (ص ۱۴۸-۱۴۹) طبع دار ابن الجوزی].

اور اللہ تعالی نے ابلیس و آدم کا قصہ اپنی کتاب کے اندر بکثرت

ذکر کیا ہے تا کہ وہ ہمیشہ ہماری نگاہوں کے سامنے رہے۔

اور جب کہ لوگ اپنے ازلی دشمن سے ان دنوں غافل ہو چکے ہیں تو اللہ تعالی نے مجھے شیطانی عداوت کی یاد دہانی، اور اس سے جنگ کرنے پر ابھارنے کے لئے اس بحث کے جمع کرنے کی توفیق عنایت فرمائی ہے، اللہ تعالی سے اس بات کی امید کرتا ہوں کہ وہ سب سے پہلے مجھے اس بحث سے فائدہ پہنچائے، اور ان مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے جنھیں اس بحث کے پڑھنے کی سعادت حاصل ہو۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ اس رسالہ کو شرف قبولیت سے نوازے یقیناً وہ سننے والا اور دعا قبول کرنے والا ہے۔

مغفرت الٰہی کا طالب

عبدالہادی بن حسن وہبی

ص.ب:۶۰۹۳/۱۳ اشوران- بیروت- لبنان.

فون نمبر:۶۲۶۷۷۸/۰۳-۷۹۱۰۵۱/۰۱ فیکس:۷۹۱۰۵۱/۰۱

تمہید

شیطان کی برائیوں سے آگاہی

بلا شبہ اللہ تعالی نے اپنی حکمت سے بندے پر ایک ایسے دشمن کو مسلط کر دیا ہے جو اس کی ہلاکت کے طریقے ، اور اس کے اندر برائیوں کے داخل کرنے کے اسباب سے اچھی طرح واقف ہے' اور اس پر حریص بھی ہے' وہ بڑا فنکار خبر رکھنے والا ہے' اور' اسے کبھی سستی نہیں آتی ، خواہ نیند کی حالت ہو یا بیداری کی ، اسی وجہ سے اس دشمن' اور اس کے احوال' اس کے لشکر' اور اس کی تدبیروں کا ذکر قرآن کریم میں بکثرت موجود ہے کیونکہ لوگوں کو اپنے دشمن کی معرفت' اور اس سے جنگ و قتال کے طریقوں کا جاننا ''اشد'' ضروری ہے۔

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ الشَّيْطَٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا﴾ [فاطر:٦]

''یاد رکھو! شیطان تمہارا دشمن ہے، تم اسے دشمن جانو وہ تو اپنے گروہ کو صرف اس لئے ہی بلاتا ہے کہ وہ سب واصل جہنم ہو جائیں''۔ [سورۂ فاطر (۶)]

شیطان کو دشمن بنانے کا حکم، اس سے لڑائی اور جنگ کے لئے اپنے آپ کو فارغ کرنے پر تنبیہ ہے کیونکہ وہ ایسا دشمن ہے جو کبھی سست نہیں پڑتا اور نہ ہی لوگوں سے جنگ وجدال کرنے میں کثرت عدد کی بنا پر کوتاہی برتتا ہے۔ [زاد المعاد (۶/۳)].

اللہ تعالی نے ہمارے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام سے شیطان (لعین) کی عداوت کا قصہ ہمارے سامنے رکھ دیا ہے جس میں ہمارے لئے عبرت آمیز نصیحت ہے کہ کس طرح سے اس نے حضرت آدم علیہ السلام کو دھوکے میں رکھ کر انہیں شجرۂ ممنوعہ کا پھل کھلانے، اپنے جھوٹ اور فریب کے ذریعہ انھیں جنت سے نکلوانے، اور اللہ عزوجل کے منع کردہ چیزوں کے ارتکاب اور اس

کے حکم کی مخالفت کروانے پر قادر ہوا، پھر اللہ عزوجل نے اس کے بعد فرمایا: ﴿يَٰبَنِيٓ ءَادَمَ لَا يَفۡتِنَنَّكُمُ ٱلشَّيۡطَٰنُ كَمَآ أَخۡرَجَ أَبَوَيۡكُم مِّنَ ٱلۡجَنَّةِ يَنزِعُ عَنۡهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوۡءَٰتِهِمَآۚ إِنَّهُۥ يَرَىٰكُمۡ هُوَ وَقَبِيلُهُۥ مِنۡ حَيۡثُ لَا تَرَوۡنَهُمۡۗ﴾[الأعراف :٢٧]

(اے اولاد آدم! شیطان تم کو کسی خرابی میں نہ ڈال دے جیسا اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے باہر کرا دیا ایسی حالت میں ان کا لباس بھی اتروا دیا تا کہ وہ ان کو ان کی شرمگاہیں دکھائے۔ وہ اور اس کا لشکر تم کو ایسے طور پر دیکھتا ہے کہ تم ان کو نہیں دیکھتے ہو)۔ [سورۂ اعراف آیت نمبر (۲۷)]

''ایک دوسری جگہ'' اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَتَّبِعُواْ خُطُوَٰتِ ٱلشَّيۡطَٰنِۚ وَمَن يَتَّبِعۡ خُطُوَٰتِ ٱلشَّيۡطَٰنِ فَإِنَّهُۥ يَأۡمُرُ بِٱلۡفَحۡشَآءِ وَٱلۡمُنكَرِۚ﴾[النور ٢١]

''ایمان والو! شیطان کے قدم بقدم نہ چلو۔ جو شخص شیطانی

قدموں کی پیروی کرے تو وہ بے حیائی اور برے کاموں کا ہی حکم کرے گا"۔[سورۂ نور آیت نمبر (۲۱)].

یعنی شیطان کے بتائے ہوئے طریقوں کو مت اپناؤ[شرح السنۃ للبغوی (۱۴/۴۰۴)].کیونکہ لامحالہ وہ بے حیائی کا حکم دیتا ہے جو گناہ کبیرہ کے قبیل سے ہے،اور برائی کا حکم دیتا ہے جو صغیرہ گناہوں میں سے ہے،تو تمام گناہوں کا راز شیطان کے نقش قدم کی پیروی میں ہے خواہ وہ ممنوع اشیاء کے ارتکاب یا اوامر کے ترک کے قبیل سے ہوں کیونکہ یہ سب شیطانی راہیں ہیں۔[دیکھئے علامہ ابن عثیمین رحمہ اللہ کی تفسیر سورۂ بقرۃ (۳/۷-۸)].

مومن بندے پر جب یہ بات واضح ہو جائے کہ اس کے سامنے کا راستہ شیطانی ہے تو اسے تیزی کے ساتھ اپنا قدم روشن طریقے کی طرف پھیر کر تمام شیطانی اعمال سے مکمل طور پر دور ہو جانا چاہیئے،جیسا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے جب یہ

آیت کریمہ پڑھی گئی: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ﴾[المائدہ: ۹۱]

''شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے آپس میں عداوت اور بغض واقع کرادے اور اللہ تعالی کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے سو اب بھی باز آجاؤ''

تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم باز آگئے، ہم باز آگئے۔[ترمذی (۳۰۴۹) اور البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ترمذی (۲۴۴۲) میں اسے صحیح قرار دیا ہے].

ایک اور مقام پر اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَنِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ☆ إِنَّمَا يَأْمُرُكُم بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾[البقرة:۱۶۸، ۱۶۹]

''شیطانی راہ پر نہ چلو، وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔ وہ تمہیں صرف برائی اور بے حیائی کا اور اللہ تعالی پر ان باتوں کے کہنے کا حکم دیتا ہے جن کا تمہیں علم نہیں''۔

اللہ تعالی نے لوگوں کو اس راستے کی اتباع سے روکا ہے جس کا شیطان حکم دیتا ہے اور وہ تمام کے تمام گناہ ہیں، اور اللہ تعالی نے انسانوں کو اس بات کی یاد دہانی کرائی ہے کہ وہ ان کا کھلا ہوا دشمن ہے، وہ انسانوں کو برے کام اور بڑے بڑے گناہ، مثلاً زنا کاری' شراب نوشی، قتل، بہتان، بخیلی، اور ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالی پر بغیر علم کے افترا پردازی کا حکم دیتا ہے۔

تو جس شخص نے اللہ تعالی کو ان صفات سے متصف کیا جسے اللہ اور اس کے رسول نے بیان نہیں کیا ہے، یا جن صفتوں کو اللہ تعالی نے اپنے لئے ثابت کیا ہے اس کی نفی کرتا ہے جیسے وہ شخص جو عرش پر اللہ تعالی کے علو کی نفی کرتا ہے تو اس نے بغیر علم کے اللہ تعالی پر

افترا پردازی کی۔

اور جس شخص نے بلا دلیل یہ کہا کہ: فلاں کام کو اللہ نے حلال قرار دیا ہے اور فلاں کو حرام، یا اس کا حکم دیا ہے اور اس سے روکا ہے تو اس نے بلا علم اللہ تعالی پر بہتان لگایا۔

اور بغیر علم کے اللہ عزوجل کی ذات پر عظیم ترین بہتان تراشی میں سے قرآن کریم یا نبی اکرم ﷺ کی حدیث میں تاویل کرنا ہے مثلا کوئی شخص حدیث نزول کی تاویل کرتے ہوئے یوں کہے کہ: اللہ تعالی کی ذات نزول سے بالاتر ہے اور جو چیز نازل ہوتی ہے وہ اس کا حکم، یا اس کی رحمت ہے یا اس کے فرشتوں میں سے کسی فرشتے کا نزول مراد ہے۔

اور اللہ عزوجل پر بہتان لگانا یہ ان بڑے اور عام امور میں سے ہے جن سے اللہ تعالی نے روکا ہے اور شیطان (لعین) کے بڑے طریقوں میں سے ایک ہے جن کی طرف وہ لوگوں کو بلاتا ہے۔ [تیسیر الکریم الرحمٰن (ص ۸۱) طبع مؤسسة الرسالة].

☆ کنجوسی اور بخیلی ☆

شیطان کی برائیوں میں سے ایک برائی یہ ہے کہ: وہ لوگوں کو بخیلی کا حکم دیتا ہے اور خرچ کرنے سے روکتا ہے۔

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿الشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاۗءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾[البقرة:٢٦٨].

''شیطان تمہیں فقیری سے دھمکاتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اللہ تعالی تم سے اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے، اللہ تعالی وسعت والا اور علم والا ہے''۔[سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۶۸]

مطلب یہ ہے کہ: جب تم خرچ کرنے کا ارادہ کرتے ہو تو شیطان تمہیں فقر اور محتاجی سے ڈراتا اور تمہیں بے حیائی یعنی بخیلی جو انتہائی معیوب شئی ہے اس کا حکم دیتا ہے۔

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: بنو سلمہ!

تمہارا سردار کون ہے؟ تو ہم نے کہا: جد بن قیس مگر وہ بخیل آدمی ہے یہ سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: بخیلی سے بڑھ کر بھی کوئی بیماری ہے ؟۔[امام بخاری نے ''الأدب المفرد'' (۲۹۶) میں روایت کیا ہے اور البانی رحمہ اللہ نے ''صحیح الأدب المفرد'' (۲۲۷) میں اسے صحیح قرار دیا ہے].

یقیناً شیطان کا محتاجی سے ڈرانا نہ تو انسان کی خیر خواہی کے جذبہ سے ہے اور نہ ہی اس پر ترس کھانے کے قبیل سے بلکہ اس کا محتاجی سے ڈرانا اور کنجوسی کا حکم دینا محض اس لئے ہے تاکہ بندہ اپنے رب سے بدگمان ہو جائے اور اللہ عزوجل کی رضا کے لئے خرچ کرنا بند کردے جو کہ محرومی کا باعث ہے۔

لیکن اللہ سبحانہ وتعالی خرچ کرنے کے نتیجہ میں اپنے بندہ کے گناہوں کی معافی ،اور اپنے فضل کا وعدہ کرتا ہے بایں طور کہ اللہ تعالی ایسے بندے کو اس کے خرچ کرنے سے زیادہ بلکہ کئی گنا زیادہ عطا فرمائے

گا،خواہ دنیا میں یا دنیا اور آخرت دونوں میں۔

تو یہ اللہ عزوجل کا وعدہ ہے اور وہ شیطان کا،سخی،اور کنجوس شخص کو دیکھنا چاہئے کہ کون سا وعدہ سچا ہے؟ اور ان دونوں میں سے کس کی طرف نفس سکون حاصل کرتا اور کس کی طرف دل مطمئن ہوتا ہے؟ بلاشبہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے توفیق دیتا ہے،اور جسے چاہتا ہے ذلیل وخوار کر دیتا ہے،وہ کشادہ علم والا ہے۔[طریق الہجرتین (ص ۵۵۴)].

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:﴿وَمَا أَنفَقْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ﴾[سبا:۳۹].

''تم جو کچھ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے اللہ اس کا (پورا پورا) بدلہ دے گا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے''۔

تو اے لوگو! اللہ سے ڈرو،آنے والی زندگی کے سلسلہ میں رب ذوالجلال پر بھروسہ کرو،اور شیطان کی پیروی نہ کرو جو تمہیں فقر وفاقہ

سے ڈراتا ہے۔

☆وسوسہ اندازی☆

شیطان کی برائیوں میں سے بندے کے دلوں میں وسوسہ ڈالنا ہے، وسوسہ شیطان کے عظیم ترین صفات میں سے ایک ہے جو شر کے اعتبار سے نہایت شدید، تاثیر کے اعتبار سے قوی ترین اور باعتبار فساد عام ہے، بلکہ یوں کہہ لیجئے کہ یہ ہر گناہ اور ہر پریشانی کی جڑ ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ: ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! (بسا اوقات) ہم میں سے کسی کے جی میں کچھ اس قسم کے خیالات آتے ہیں -وہ کنایۃً کہہ رہے تھے- کہ اس شخص کا جل کر کوئلہ ہو جانا اس کلمہ کے زبان پر لانے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔
تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ،

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَدَّ کَیْدَهُ إِلَی الْوَسْوَسَةِ)

''اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، تمام تعریفیں اس اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے شیطان کے مکر کو وسوسہ میں تبدیل کر دیا''۔ [ابوداود (۵۱۱۲) علامہ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے، دیکھئے صحیح سنن ابی داود (۴۲۶۴)].

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: نبی ﷺ کے چند اصحاب آپ کے پاس آئے، انھوں نے آپ ﷺ سے اس سلسلہ میں دریافت کیا کہ: ہم اپنے جی میں کچھ ایسے خیالات پاتے ہیں جنھیں ہم زبان پر لانا عظیم سمجھتے ہیں، تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا حقیقت میں ایسا ہی ہے؟ صحابہ نے کہا: جی ہاں. تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ذَاكَ صَرِیْحُ الْإِیْمَان'' ''یہ خالص ایمان ہے''۔ [مسلم (۱۳۲)].

اس عظیم ترین کراہت، اور دل سے اس کا دفعیہ، باوجود اس کے وساوس کا پایا جانا ایمان کی واضح دلیل ہے. جس طرح مجاہد آدمی کے

پاس جب دشمن پہنچتا ہے تو وہ اس کا دفاع کرتا ہے تاوقتیکہ اس پر غالب نہ ہو جائے، تو یہ جہاد کی اعلیٰ قسم ہے۔ اور صریح سے مراد خالص ''ایمان'' ہے مثل خالص دودھ کے۔ جب اس نے شیطانی وساوس کو ناپسند کیا، اور اس کا ازالہ کیا، تو گویا اس نے ایمان کو صاف ستھرا کر لیا، پس اس کا ایمان خالص ہو گیا۔ اور تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے شیطان کے مکر کی غایت کو محض وسوسہ بنایا۔

☆ شیطان چور ہے ☆

شیطان کی برائیوں میں سے ایک برائی یہ بھی ہے کہ وہ چور ہے شیطان لوگوں کا مال چرا لیتا ہے، پس ہر وہ کھانا، یا پانی جس پر بسم اللہ نہ پڑھا گیا ہو اس میں شیطان کی چوری کا حصہ ہے۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''إِنَّ الشَّيْطَٰنَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَّا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ''

''جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھا گیا ہو شیطان اسے اپنے لئے حلال کر لیتا ہے'' [مسلم (۲۰۱۷)]

☆مسلمانوں کے درمیان فساد ڈالنا☆

شیطان کی برائیوں میں سے کسی بھی حیلے اور طریقے سے مسلمانوں کے درمیان فساد ڈالنا ہے، جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''إِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَلٰكِنْ فِيْ التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ''

''جزیرۂ عرب میں مسلمان شیطان کی عبادت کریں، اس بات سے تو وہ مایوس ہو چلا، مگر ایک دوسرے کے خلاف برانگیختہ کرنے میں ''وہ کامیاب ہو گیا'' [مسلم (۲۸۱۲)].

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''شیطان اپنا عرش پانی پر رکھتا ہے، پھر وہ اپنا لشکر'' ہر چہار جانب''

روانہ کر دیتا ہے، اور ان میں سب سے زیادہ معزز اس کے نزدیک وہ ہوتا ہے جو نہایت شریر ہو، اس کا لشکری جب اسے خبر دیتا ہے کہ میں نے فلاں، فلاں کام کیا تو ابلیس کہتا ہے کہ: تم نے کوئی خاص کام نہیں کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ایک دوسرا لشکری آ کر عرض کرتا ہے کہ: میں مسلسل کوشش میں لگا رہا یہاں تک کہ میں نے فلاں آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان تفرقہ ڈال دیا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ابلیس اس بات پر خوش ہو کر اسے گلے لگا لیتا ہے اور کہتا ہے: (نِعْمَ أَنْتَ) تو نے عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے" [مسلم (۲۸۱۳)].

ابلیس کا قول "نِعْمَ أَنْت" یہ مدح اور تعریف کے لئے وضع کیا گیا ہے، ابلیس اس لشکری کے حیرت انگیز کارنامہ، اور مطلوبہ مقصد کے حصول پر خوش ہو کر اس کی تعریف کرتا ہے۔

☆ شیطان کی قربت اور دوستی ☆

شیطان کی برائیوں میں سے ایک برائی یہ بھی ہے کہ: بندہ جب ایسے کام کے لئے نکلتا ہے جو اللہ کے نزدیک مبغوض و ناپسندیدہ ہے تو اس کا دشمن اس سے قریب ہو جاتا ہے، جس کی قربت اور دوستی میں فساد اور بدبختی کا راز مضمر ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کوئی بھی آدمی اپنے گھر سے نہیں نکلتا مگر اس کے پاس دو جھنڈے ہوتے ہیں، ایک جھنڈا فرشتے کے ہاتھ میں ہوتا ہے، اور دوسرا جھنڈا شیطان کے ہاتھ میں، پس اگر وہ ایسے کام کے لئے نکلتا ہے جو اللہ عزوجل کے نزدیک پسندیدہ ہے تو فرشتہ اپنا جھنڈا لے کر اس کے پیچھے پیچھے چلتا ہے، اور گھر واپس ہونے تک مسلسل وہ فرشتہ کے جھنڈا تلے ہوتا ہے، اور اگر وہ ایسے کام کے لئے نکلتا ہے جو اللہ عزوجل کے نزدیک ناپسندیدہ ہے تو شیطان اپنا جھنڈا لے کر

اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگتا ہے اور گھر واپس ہونے تک لگا تار وہ شیطان کے جھنڈ اتلے ہوتا ہے" [امام احمد نے مسند (۲/۳۲۳) (۸۲۹۶) میں صحیح سند سے نقل کیا ہے].

تو اے میرے بھائی! اس چیز کے لئے تم حریص ہو جاؤ کہ تمہار" گھر سے" نکلنا ایسے امور کے لئے ہو جو حق، منجانب اللہ ثابت شدہ، اور اس کی رضا مندی کے لئے ہو، یعنی طلبِ علم، صلہ رحمی، مریض کی عیادت، مسلم کی زیارت، اور اس کی تکمیل حاجت، جنازہ میں شرکت، اور جماعت میں حاضری کے لئے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک گھاٹی سے ایک نوجوان نمودار ہوا' ہماری نگاہ جب اس شخص پر پڑی تو ہم نے اسے گھور کر دیکھا، اور ہم نے کہا: کاش یہ نوجوان اپنی جوانی، جوانی کے نشاطات، اور اپنی طاقت جہاد فی سبیل اللہ میں خرچ کرتا! تو رسول اللہ ﷺ نے

ہماری گفتگو سن کر ارشاد فرمایا:"وَمَا سَبِیْلُ اللّٰہِ إِلَّا مَنْ قُتِلَ؟ مَنْ سَعٰی عَلٰی وَالِدَیْهِ فَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ،وَمَنْ سَعٰی عَلٰی عِیَالِهِ فَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ' وَمَنْ سَعٰی عَلٰی نَفْسِهِ یُعِفُّهَا فَهُوَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ،وَمَنْ سَعٰی مُکَاثِرًافَفِیْ سَبِیْلِ الشَّیْطٰنِ"

"کیا قتل ہو جانا ہی محض اللہ کا راستہ ہے؟ جو شخص والدین کی خدمت میں کوشاں رہتا ہے وہ اللہ کے راستہ میں ہوتا ہے، اور اپنے اہل وعیال کے لئے تگ و دو کرنے والا بھی اللہ کے راستہ میں ہوتا ہے، اور جو اپنے نفس کی پاک دامنی کے لئے سعی پیہم کرتا ہے وہ شخص بھی اللہ کے راستہ میں ہوتا ہے، اور مال کی کثرت کے لئے جدو جہد کرنے والا شیطان کے راستہ میں ہوتا ہے"[اس حدیث کو بزار نے کشف الاستار (۱۸۷۱) میں اور ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء (۶/۱۹۶-۱۹۷) میں ذکر کیا ہے ،اور حدیث صحیح ہے، دیکھئے سلسلہ صحیحہ (۲۲۳۲)].

☆ہر حال میں انسان کے ساتھ لگے رہنے پر شیطان کا اصرار☆

شیطان کی برائیوں میں سے ہر حال میں انسان کے ساتھ لگے رہنا، ہر سمت اور ہر جانب سے اس کے سامنے آنا، اور ہر وقت انسان کے پیچھے پیچھے چلنے پر اس کا مضبوط اصرار ہے۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”شیطان اللہ تعالی سے یوں مخاطب ہوا اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! میں لگاتار تیرے بندوں کو گمراہ کرتا رہوں گا تاوقتیکہ ان کی روحیں ان کے جسموں میں باقی رہیں گی، تو اللہ تعالی نے کہا: میری عزت وجلال کی قسم! جب تلک وہ مجھ سے استغفار کرتے رہیں گے میں ان کی مغفرت کرتا رہوں گا“۔ [حاکم (۲۶۱/۴)]۔اور محدث البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع (۱۶۵۰) میں اسے صحیح قرار دیا ہے]۔

☆نومولود بچے کی کوکھ میں کچو کے لگانا☆

شیطان کی برائیوں میں سے ایک برائی یہ بھی ہے کہ: بچہ جب ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے تو شیطان اس نومولود کے سامنے آ کر غصہ، جلن، اور اس پرانی دشمنی کو سامنے رکھ کر جو اس کے اور انسان کے بابا (آدم اور ابلیس) کے درمیان تھی، نیز اس نومولود کے ساتھ جنگ کے آغاز سے خبردار کرتے ہوئے اسے کچوکے لگاتا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (مَامِنْ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ إِلَّا وَالشَّیْطٰنُ یَمَسُّهُ حِیْنَ یُوْلَدُ فَیَسْتَهِلُّ صَارِخاً مِنْ مَسِّ الشَّیْطٰنِ إِیَّاهُ إِلَّا مَرْیَمَ وَابْنَهَا) وَاقْرَؤُوْا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَإِنِّیْ أُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ﴾ [آل عمران: ٣٦]، [بخاری (٤٥٤٨)].

''جو بھی بچہ جنم لیتا ہے شیطان اس کی پیدائش کے وقت اسے کچوکے لگاتا ہے، جس کی بنا پر بچہ چیختا اور چلاتا ہے سوائے مریم اور

ان کے بیٹے کے اور اگر تم چاہو تو یہ آیت کریمہ پڑھو:﴿وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ﴾ ''میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں''۔

☆خوفناک خواب دکھانا☆

شیطان کی برائیوں میں سے ایک برائی یہ ہے کہ وہ انسان کو رنج وغم میں مبتلا کرنے کی غرض سے بھیانک خواب دکھاتا ہے، اور مومن کی تکلیف سے بڑھ کر شیطان کے نزدیک کوئی شے محبوب نہیں ہے۔

عوف بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''إِنَّ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: مِنْهَا أَهَاوِيلُ مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ بِهَا ابْنَ آدَمَ، وَمِنْهَا مَا يَهُمُّ بِهِ الرَّجُلُ فِي يَقْظَتِهِ، فَيَرَاهُ فِي مَنَامِهِ، وَمِنْهَا جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ''

''خواب تین قسم کے ہوتے ہیں: اس میں سے بعض شیطان کی

طرف سے ہول دل دلانے سے آتے ہیں تاکہ اس کے ذریعہ انسان کو غمگین کرے، اور بعض وہ ہیں جن کے بارے میں آدمی بیداری میں سوچتا ہے جسے وہ خواب میں دیکھتا ہے، اور بعض وہ ہیں جو نبوت کے چھیالیسویں حصہ میں سے ایک حصہ ہے'' [ابن ماجہ (۳۹۰۷) علامہ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے دیکھئے صحیح سنن ابن ماجہ (۳۱۵۵)].

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے خواب میں دیکھا کہ: میرا سر کٹا ہوا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر ہنس پڑے اور ارشاد فرمایا: ''إِذَا لَعِبَ الشَّيْطٰنُ بِأَحَدِكُمْ فِيْ مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ''

''جب میں تم میں سے کسی کے ساتھ خواب کی حالت میں شیطان کھلواڑ کرے تو اسے چاہئے کہ اس خواب کو کسی سے

بیان نہ کرے)[مسلم(۲۲۶۸)].

☆خیر کی چیزوں کا بھلوانا☆

شیطان کی برائیوں میں سے ایک برائی یہ بھی ہے کہ: جن چیزوں میں بندے کے لئے خیر ہے اس کے بھلوانے پر وہ حریص ہے۔

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو عادتیں ایسی ہیں جن کی طاقت کوئی شخص رکھ لے تو وہ جنت میں داخل ہوگا وہ دونوں آسان ہیں پر اس پر عمل کرنے والے کم ہیں' پانچ وقت کی نمازیں جن کے بعد تم میں سے کوئی دس مرتبہ سبحان اللہ' دس مرتبہ الحمدللہ' اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہے تو یہ زبان کے لحاظ سے ایک سو پچاس ہوئے اور میزان کے اعتبار سے پندرہ سو' اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے ہاتھ سے گرہ لگاتے ہوئے دیکھا، لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے رسول ! کس

طرح یہ دونوں آسان پر اس پر عمل کرنے والے تھوڑے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کسی کے سونے کی جگہ شیطان آتا ہے اور اسے ان اذکار کے پڑھنے سے پہلے سلا دیتا ہے' اور اس کی نماز میں حاضر ہو کر اس کی ضرورت کی یاد دہانی کرا دیتا ہے قبل اس کے کہ وہ ان اذکار کا وِرد کرے''۔ [ابوداود (۵۰۶۵) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے، دیکھئے صحیح سنن ابی داود (۴۲۳۳)].

☆ نیت، قول، اور عمل میں خرابی پیدا کرنا ☆

شیطان کی برائیوں میں سے ایک برائی یہ بھی ہے کہ: انسان کے کسی بھی کام کے ارادہ کرتے وقت وہ حاضر ہو جاتا ہے تاکہ اس کی نیت، قول، اور عمل کو خراب کر دے۔

جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلا شبہ شیطان تمہارے ہر ''چھوٹے بڑے'' امور

میں دخل اندازی کرتا ہے، یہاں تک کہ کھانے کے وقت بھی، لہذا جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے چاہئے کہ لقمہ سے تکلیف دہ چیز کو دور کر کے کھالے، اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور جب کھانے سے فارغ ہو جائے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ کھانے کے کس دانے میں برکت ہے۔ [مسلم (۲۰۳۳)].

☆ راہ حق اور راہ نجات پر شیطان کا پہرہ ☆

شیطان کی برائیوں میں سے یہ بھی ہے کہ: راہ حق اور راہ نجات جو جنت تک پہونچانے والے ہیں ہے ان میں "گھات لگا کر" شیطان ٹھیک اس طرح بیٹھتا ہے جس طرح شاہ راہ پر رہزن بیٹھتے ہیں۔

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ☆ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ

أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ☆

”میں ان کے لئے آپ کی سیدھی راہ پر بیٹھوں گا، پھر ان پر حملہ کروں گا ان کے آگے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی اور ان کے داہنی جانب سے بھی اور ان کی بائیں جانب سے بھی اور آپ ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پایئے گا“۔ [سورۂ اعراف (۱۶، ۱۷)].

انسان جو بھی راستہ اختیار کرے شیطان کو اس پر گھات لگائے ہوئے پائے گا، اگر وہ فرمانبرداری کے لئے نکلے گا تو اس سے باز رکھنے، منع کرنے، دشوار کرنے، اور تاخیر کروانے کے لئے شیطان کو حاضر پائے گا، اور اگر وہ نافرمانی کے لئے نکلے تو شیطان اسے اپنے کندھے پر اٹھاتا پھرے گا، اس کی خدمت گزاری، اور اعانت و مدد کے لئے ہمہ وقت موجود رہے گا۔

سبرہ بن ابی فاکہۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ”شیطان ابن آدم کے تمام راستوں

پر بیٹھا ہے، اسلام کے راستہ پر بیٹھ کر کہتا ہے تو اپنا، اور اپنے باپ داداؤں کا دین چھوڑ کر اسلام قبول کر رہا ہے؟ تو وہ اس کی نافرمانی کر کے اسلام قبول کر لیتا ہے، پھر شیطان اس کی ہجرت کے راستہ پر بیٹھ کر کہتا ہے تو اپنا گھر بار چھوڑ کر ہجرت کا ارادہ رکھتا ہے؟ پس وہ شخص اس کی نافرمانی کر کے ہجرت کر جاتا ہے، پھر شیطان جہاد کے راستہ پر بیٹھ کر کہتا ہے تو اپنے نفس اور مال کے ذریعہ جہاد کرے گا؟ تو قتال کرے گا پس قتل کر دیا جائے گا، تیری بیوی سے کوئی دوسرا نکاح کر لے گا، اور لوگوں کے درمیان مال تقسیم کر دیا جائے گا، تو وہ اس کی نافرمانی کر کے جہاد کے لئے نکل جاتا ہے''۔ [نسائی (۳۱۳۶)] علامہ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے، دیکھئے صحیح سنن نسائی (۲۹۳۷)]۔

کتنے ایسے پختہ ارادہ کرنے والے ہیں جنہیں شیطان ٹال دیتا ہے، کتنے ایسے حضرات جو نیکی کی طرف سبقت کرنے والے ہیں

انھیں روک دیتا ہے، وہ کاہلی کو محبوب بنا کر پیش کرتا ہے، عمل میں ٹال مٹول، اور معاملہ کو لمبی امیدوں کی طرف پھیر دیتا ہے۔

جب جب کوئی کام بندے کے لئے زیادہ نفع بخش، اور اللہ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہوگا تو اسی اعتبار سے شیطان کی مخالفت بھی اس پر شدید ہوگی۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتے ہوئے بھاگتا ہے، اور جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آجاتا ہے، پھر جب اقامت کہی جاتی ہے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے، اور جب اقامت ختم ہو جاتی ہے تو واپس آکر انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے، اور کہتا ہے ''وسوسہ ڈالتا ہے'' فلاں کام یاد کر، یہاں تک کہ وہ بھول جاتا ہے کہ اس نے تین رکعت نماز ادا کی یا چار رکعت، لہذا جب اسے تین یا چار رکعت کے سلسلہ میں

نسیان لاحق ہوجائے تو اسے سجدۂ سہو کر لینا چاہئے"۔[بخاری (۶۰۸، ۱۲۲۲، ۱۲۳۱، ۳۲۸۵) مسلم (۳۸۹)]۔

بندہ جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان کو اس پر غیرت آجاتی ہے کیونکہ وہ بہت عظیم اور انتہائی نزدیکی کے مقام پر کھڑا ہوتا ہے، اور یہ شیطان کیلئے سخت غضب، اور شدید ناگواری کا باعث ہے، کیونکہ وہ اس بات پر حریص اور اس کی مکمل یہ کوشش ہوتی ہے کہ: وہ انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوکر حالتِ نماز میں ان چیزوں کی یاد دہانی کرائے جن کے بارے میں نماز میں داخل ہونے سے پہلے اس نے سوچا تک نہ تھا، بلکہ انسان بسا اوقات کسی چیز، یا ضرورت کو بھول کر اس سے مایوس ہو چکا ہوتا ہے' تو عین نماز کے وقت شیطان اسے یاد دلا دیتا ہے تاکہ اس کے دل کو ان چیزوں میں مشغول کر کے اللہ عزوجل سے غافل کر دے۔

اسی لئے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نماز کی حالت میں توجہ

ہٹ جانے کے سلسلہ میں نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطٰنُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ"

"یہ شیطان کا جھپٹا مارنا ہے جسے وہ بندے کی نماز سے اڑا لیتا ہے" [بخاری (۷۵۱، ۳۲۹۱)].

☆ جمائی لیتے وقت شیطان کا منہ کے اندر داخل ہو جانا ☆

شیطان کی برائیوں میں سے ایک برائی یہ بھی ہے کہ: بندہ جمائی لیتے وقت اگر اپنا ہاتھ منہ پر نہیں رکھتا ہے تو شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عَلٰى فِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ"

"جب تم میں سے کوئی شخص جمائی لے تو اسے چاہئے کہ اپنا ہاتھ

اپنے منھ پر رو کے رکھے کیونکہ شیطان داخل ہو جاتا ہے‘‘[مسلم (۲۹۹۵)].

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:’’اَلتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطٰنِ ، فَإِذَا تَثَاءَ بَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدُّهُ مَااسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَاقَا لَ هَا ضَحِكَ الشَّيْطٰنُ‘‘

’’جمائی شیطان کی طرف سے ہے،لہذا جب تم میں سے کوئی شخص جمائی لے تو اسے چاہئے کہ اپنی طاقت بھر اس کا دفاع کرے کیونکہ جب کوئی (جمائی لیتے وقت) ہا کہتا ہے تو شیطان ہنستا ہے‘‘۔[بخاری (۳۲۸۹،۶۲۲۳،۶۲۲۶)].

☆سر پر گرہ لگانا☆

شیطان کی برائیوں میں سے ہے کہ:انسان جب سو جاتا ہے تو شیطان اس کے سر پر گرہ لگا دیتا ہے تاکہ نیکی کے کام مثلاً قیام، تلاوت،ذکر،اور مغفرت طلب کرنے سے انسان کو باز رکھے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کسی آدمی کے سر کے پچھلے حصے میں اس کے سونے کے وقت شیطان تین گرہ لگاتا ہے، ہر گرہ کی جگہ پر کہتا ہے: سو جا رات بڑی لمبی ہے، پس جب وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتا ہے، اور جب وضو کر لیتا ہے تو دوسرا گرہ کھل جاتا ہے، اور اگر نماز پڑھ لیتا ہے تو ایک اور ''تیسرا'' گرہ کھل جاتا ہے پھر وہ چستی اور نفس کی پاکیزگی کی حالت میں صبح کرتا ہے، ورنہ وہ کاہلی اور نفس کی خباثت کے ساتھ صبح کرتا ہے''۔[بخاری (۳۲۶۹،۱۱۴۲) مسلم (۷۷٦)].

حدیث کے ظاہر سے پتہ چلتا ہے کہ: جس نے مذکورہ تین کام یعنی ذکر، وضو، اور نماز نہ ادا کی تو وہ ان لوگوں میں داخل ہوگا جو کاہلی اور نفس کی خباثت کے ساتھ صبح کرتے ہیں جن کے دونوں کانوں میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ کے پاس ایک ایسے شخص کا ذکر ہوا جو رات سے لے کر صبح تک سوتا رہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطٰنُ فِيْ أُذُنَيْهِ“ أَوْ قَالَ: ”أُذُنِهِ“

(اس آدمی کے دونوں کانوں میں، یا فرمایا: اس کے کان میں شیطان نے پیشاب کردیا ہے) [بخاری (۱۱۴۴، ۳۲۷۰)، مسلم (۷۷۴)].

☆شیطان کا انسان کے جسم میں خون کے مانند دوڑنا☆

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”إِنَّ الشَّيْطٰنَ يَجْرِيْ مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ“

”بلاشبہ شیطان انسان کے جسم میں خون کے مانند دوڑتا ہے“

[بخاری (۲۰۳۸) مسلم (۲۱۷۵)].

شیطان کا انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑنا اپنے ظاہر پر ہے، وہ انسان سے

ٹھیک اسی طرح الگ نہیں ہوتا جس طرح اس کا خون اس کے جسم سے الگ نہیں ہوتا، تو شدتِ اتصال اور عدمِ مفارقت میں دونوں مشترک ہوئے۔

☆شیطان کا انسان کے نتھنے میں پھونک مارنا☆

شیطان کی برائیوں میں سے ایک برائی یہ بھی ہے کہ: جب بندہ گنگناتا ہے تو شیطان اس کے نتھنے میں پھونک مارتا ہے۔

سائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عائشہ کیا اس عورت کو تم جانتی ہو؟ عائشہ نے جواب دیا: اے اللہ کے نبی! میں نہیں جانتی، تو آپ نے بتلایا: یہ فلاں کی اولاد کی لونڈی ہے، یہ سن کر اس لونڈی نے گنگنانا شروع کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان اس کے نتھنے میں پھونک مار رہا ہے''۔ [احمد (۳/ ۴۴۹، ۱۵۷۶۲)] سند صحیح ہے۔

☆دین فطرت سے منحرف کرنا☆

شیطان کی برائیوں میں سے ایک برائی وہ ہے: جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے حدیث قدسی کے اندر بیان کیا ہے، اللہ تعالی فرماتا ہے: ''میں نے اپنے تمام بندوں کو دینِ فطرت ''دینِ اسلام'' پر پیدا کیا، بلاشبہ شیطان لوگوں کے پاس حاضر ہوا اور انھیں ان کے دین سے منحرف کردیا، اور ان پر ان چیزوں کو حرام قرار دیا جنھیں میں نے ان کے لئے حلال کردیا ہے' اور انہیں اس بات کا حکم دیا کہ: وہ میرے ساتھ شرک کریں جس کی میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری''۔ [مسلم (۲۸۶۵)].

یہ عظیم الشان اور نہایت اہم حدیث دو مقصود بالذات بڑے اصولوں پر مشتمل ہے:

(۱) تنہا اللہ عزوجل کی عبادت ہو جس کا کوئی شریک نہیں۔

(۲) عبادت صرف اس طریقے کے مطابق ہو جسے اللہ تعالی نے

مشروع قرار دیا، اسے پسند کیا اور اسکا حکم دیا ہے۔

یہ دونوں اصول اس مقصد کے اساس میں سے ہیں جس کی بنیاد پر مخلوق کی تخلیق وجود پزیر ہوئی، اور ان کے مد مقابل شرک و بدعات ہیں، تو مشرک اللہ عزوجل کی عبادت میں غیر اللہ کو بھی شریک کرتا ہے، اور بدعتی ان چیزوں کے ذریعہ اللہ عزوجل کا تقرب حاصل کرنے کی سعی کرتا ہے جس کا نہ تو اللہ تعالی نے حکم دیا ہے، اسے مشروع قرار دیا اور نہ ہی اسے پسند کیا ہے ۔[شفاء العلیل (۸۲۴/۲)].

اور بدعت: حق کے خلاف اعتقاد رکھنے کی شکل میں ہو، یا اس چیز کی عبادت کی شکل میں جس کی اللہ عزوجل نے اجازت نہ دی ہو، ابلیس کے نزدیک گناہ سے بڑھ کر محبوب ہے کیونکہ معصیت کے ارتکاب پر توبہ کی توفیق مل سکتی ہے مگر بدعت کے ارتکاب پر توبہ کی توفیق نہیں ملتی۔

ابلیس کے نزدیک بدعت معصیت سے زیادہ محبوب ہے کیونکہ بدعتی ایسی چیزوں کو دین سمجھ رہا ہے جسے نہ تو اللہ نے مشروع قرار دیا ہے اور نہ اس کے رسول نے، بلکہ اس کا برا عمل مزین کر دیا گیا ہے جسے وہ اچھا سمجھ رہا ہے، اور جب تلک وہ اسے اچھا سمجھ رہا ہے توبہ نہیں کرسکتا۔[مجموع الفتاوی (۹/۱۰)].

☆چھوٹے چھوٹے گناہوں کو حقیر سمجھنا☆

شیطان کی برائیوں میں سے ایک برائی یہ بھی ہے کہ: وہ بندے کے دل میں ایسی بات ڈال دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ چھوٹے چھوٹے گناہوں کو حقیر سمجھنے لگتا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلا شبہ شیطان اس بات سے مایوس ہو چلا کہ تمہاری سر زمین میں اس کی عبادت ہوگی، مگر وہ تم سے اس بات کو لے کر خوش ہے جسے تم حقیر سمجھتے ہو۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا: "یَا عَائِشَةُ! إِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الْأَعْمَالِ، فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا"

"اے عائشہ! چھوٹے چھوٹے اعمال "صغیرہ گناہوں" سے اپنے آپ کو بچاؤ کیونکہ ان کا مؤاخذہ بھی اللہ تعالی کرے گا" [ابن ماجہ (۴۲۴۳) علامہ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے دیکھئے صحیح سنن ابن ماجہ (۳۴۲۱)].

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اے لوگو! چھوٹے چھوٹے گناہوں کے ارتکاب سے باز آجاؤ، یہ اس قوم کے مانند ہے جنھوں نے کسی وادی کے اندر پڑاؤ ڈالا، پھر اس قوم کا ایک فرد ایک لکڑی لے آیا، اور دوسرا فرد ایک دوسری لکڑی لے آیا یہاں تک کہ سبھوں نے اپنی روٹیاں پکالیں، یقینن صغیرہ گناہوں کا جب مؤاخذہ ہوگا تو یہ اس کے ارتکاب

کرنے والے شخص کو ہلاک کر دیں گی'' [احمد (۲۲۹۱۶)]. امام احمد نے بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح سند کے ساتھ اسے روایت کیا ہے۔

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ: قوم کا ہر فرد لکڑی کی ایک ٹہنی لے آیا یہاں تک کہ انھوں نے عظیم ترین آگ روشن کیا پھر کھانا پکایا اور بھونا، ٹھیک اسی طرح جب کوئی بندہ صغیرہ گناہوں کو حقیر سمجھتے ہوئے اس کے بوجھ تلے آجاتا ہے تو یہ اسے ہلاکت کے گڈھے میں ڈھکیل دیتے ہیں۔

لکڑی کی صرف ایک ٹہنی روٹی پکا سکتی ہے، اور نہ کھانا، لیکن جب ٹہنیاں ایک دوسرے کے ساتھ ملادی جائیں اور آگ روشن کی جائے تو زبردست آگ بھڑکائیں گی۔

صغیرہ گناہوں کو حقیر سمجھنا یہ آگ کے اس شعلہ کے مانند ہے جسے خشک گھاس میں پھینک دیا جائے تو خوفناک قسم کی آگ پیدا کرتا ہے، جیسا کہ کہاوت مشہور ہے: ''وَمُعْظَمُ النَّارِ مِنْ مُسْتَصْغَرِ

الشَّرَرِ"

"'بھاری آگ چھوٹے چھوٹے شعلوں سے لگتی ہے' ابتدا میں نگاہیں ملتی ہیں پھر دل میں خیال آتا ہے اس کے بعد آدمی قدم آگے بڑھاتا ہے اور پھر گناہ میں ملوث ہو جاتا ہے"۔

ابوعبد الرحمٰن الحبلی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: اس شخص کی مثال جو بڑے بڑے گناہوں سے اجتناب کرتا ہے اور چھوٹے چھوٹے گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہے اس آدمی کی طرح ہے جس کے سامنے درندہ آ گیا اور وہ اس سے بچ کر نجات حاصل کر لیا، پھر اس سے سانڈ اونٹ ملا اور وہ اس سے بچ بچا کر نکل گیا، پھر اسے ایک چیونٹی نے کاٹ کھایا اور اسے تکلیف میں مبتلا کر دیا، پھر ایک اور چیونٹی نے کاٹا یہاں تک کہ یکے بعد دیگرے کئی چیونٹیاں جمع ہو گئیں اور اسے زمین پر گرا دیا، اسی طرح وہ شخص بھی ہے جو کبائر سے اجتناب کرتا ہے پر صغیرہ گناہوں میں ملوث رہتا ہے۔[ابن

بطال کی شرح صحیح البخاری (۱۰/۲۰۳)].

ابن معتز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

خَلِّ الذُّنُوبَ صَغِيرَهَا وَكَبِيرَهَا ذَاكَ التُّقَى

چھوٹے، بڑے تمام گناہوں سے باز آجا، یہی پرہیزگاری ہے۔

وَاصْنَعْ كَمَاشٍ فَوْقَ أَرْضِ الشَّوْكِ يَحْذَرُ مَا يَرَى

اور اس شخص کے مانند ہوجا جو خاردار زمین میں دیکھ بھال کر قدم رکھتا ہے۔

لَا تَحْقِرَنَّ صَغِيرَةً إِنَّ الْجِبَالَ مِنَ الْحَصَى

چھوٹے چھوٹے گناہوں کو حقیر مت سمجھ، بلاشبہ کنکریوں سے مل کر ہی پہاڑ بنتے ہیں۔

ایک کنکری سے ٹیلہ بن سکتا ہے نہ پہاڑ لیکن کنکریاں جب زیادہ مقدار میں ہوں تو ٹیلہ بنتا ہے اور جب کنکریوں کا ڈھیر لگ جائے تو پہاڑ بن جاتا ہے۔

اسی طرح بندہ صغیرہ گناہوں میں غفلت برتتا ہے یہاں تک کہ گناہوں میں گھر جاتا ہے اور اس کی غلطیاں اس کا مکمل طور پر احاطہ کر لیتی ہیں پھر اس کی ہلاکت یقینی ہو جاتی ہے۔

''جس نے اس مقام پر غور و فکر اور علمی بصیرت سے کام لیا اس نے اس ضرورت کی شدت اور اس سے فائدہ حاصل کرنے کی عظمت کو جان لیا'' [التبیان فی اقسام القرآن (ص ۳۰۱)].

الحصن الحصین

من

الشیطن الرجیم

شیطان مردود سے بچنے کا

محفوظ قلعہ

☆ پہلا قلعہ: اخلاص ☆

جب ابلیس کو اس بات کا علم ہو گیا کہ مخلص مومنوں کے سامنے اس کی دال نہیں گلے گی تو انہیں گمراہ کرنے اور ہلاکت میں ڈالنے کی جو شرط اس نے لگائی تھی انہیں اس سے مستثنی کر دیا، اللہ تعالی نے اس کا قول نقل کیا ہے: ﴿قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ☆ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ﴾ [ص: ۸۲، ۸۳]

ترجمہ: کہنے لگا پھر تو تیرے عزت کی قسم! میں ان سب کو یقیناً بہکا دوں گا، بجز تیرے ان بندوں کے جو چیدہ اور پسندیدہ ہوں۔ [سورۂ ص (۸۲، ۸۳)].

تو اخلاص ہی شیطان سے چھٹکارہ حاصل کرنے کا راستہ ہے، اہل اخلاص کے جملہ اعمال، ان کی باتیں، ان کا خرچ کرنا، اور ان کا روکنا، انکی محبت، اور ان کا بغض سب اللہ عز وجل کے لئے ہے۔

ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا: "مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ، وأَبْغَضَ لِلّٰهِ، وَأَعْطٰى لِلّٰهِ، وَمَنَعَ لِلّٰهِ، فَقَدْ اسْتَكْمَلَ الْإِيْمَانَ"

"جس نے اللہ کے لئے محبت کی، اور اسی کیلئے بغض رکھا، اللہ کے لئے خرچ کیا، اور اسی کے لئے منع کیا تو اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا"۔[ابوداود (۴۶۸۱) علامہ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے، دیکھئے صحیح سنن ابی داود (۳۹۱۵)]۔

علامہ سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَزَفُوْ الْقُلُوْبَ عَنِ الشَّوَاغِلِ كُلِّهَا   قَدْ فَرَّغُوْهَا مِنْ سِوَى الرَّحْمٰن

"مخلص مسلمانوں" نے اللہ کے علاوہ تمام چیزوں سے اپنا دل فارغ اور خالی کرلیا،

حَرَكَاتُهُمْ وَهُمُوْمُهُمْ وَعُزُوْمُهُمْ   لِلّٰهِ لَا لِلْخَلْقِ وَالشَّيْطٰن

ان کے حرکات، افکار اور ارادے اللہ عزوجل کے لئے ہیں نہ کہ مخلوق اور شیطان کے لئے۔

تو اہل اخلاص کا تمام معاملہ، خواہ ظاہری ہو یا باطنی اللہ عزوجل کی رضامندی کے لئے ہوتا ہے، وہ لوگوں سے اس کے عوض جزا اور شکر کے طلب گار نہیں ہوتے، ان سے جاہ، تعریف اور نہ ان کے دلوں میں جگہ بنانے کے خواہشمند ہوتے ہیں، اور نہ ہی ان کی مذمت کی پرواہ کرتے ہیں، بلکہ یہ حضرات لوگوں کو مُردوں کے مانند سمجھتے ہیں جوان کے لئے نہ تو نفع کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ نقصان کے، موت وحیات پر ان کو قدرت ہے اور نہ قیامت کے دن مردوں کے زندہ کرنے پر۔

جان لو کہ: نفس پر سب سے گراں چیز شیطان کے شائبہ سے اعمال کو بچا کر صرف اللہ عزوجل کے لئے خالص کرنا ہے، اور یہ دولت اس شخص کو نصیب ہوتی ہے جس کے ساتھ تائید الٰہی کی توفیق اور اس کی مدد شامل حال ہو، بذات خود اللہ عزوجل نے اسکی حفاظت وحمایت کی ذمہ داری لے رکھی ہو، اور اس کے دل کی بینائی کو روشن

کر دیا ہو۔

☆دوسرا قلعہ: قرآن کریم کی تلاوت☆

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک رات گھر سے باہر نکلے تو آپ ﷺ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو نماز کی حالت میں پایا، وہ دھیمی آواز میں قرآن کریم پڑھ رہے تھے، پھر آپ کا گزر عمر کے پاس سے ہوا، وہ نماز کی حالت میں بلند آواز سے قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے، جب وہ دونوں حضرات نبی ﷺ کے پاس اکٹھا ہوئے تو آپ نے فرمایا: ابو بکر! میں تمہارے پاس سے اس حال میں گزرا کہ تم نماز کی حالت میں تھے، اور پست آواز میں قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے!!! ابو بکر نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! جس کے ساتھ میں سرگوشی کر رہا تھا اسے میں نے سنا دیا ہے، پھر آپ ﷺ نے عمر سے کہا: میں تمہارے پاس سے اس حال میں گزرا کہ تم نماز کی حالت میں بلند آواز سے قرآن پڑھ

رہے تھے!! عمر نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں سونے والے لوگوں کو بیدار کررہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر! تم تھوڑی سی اپنی آواز اونچی کرلو اور عمر سے فرمایا: عمر! تم اپنی آواز ذرا پست کرلو۔ [ابوداود (۱۳۲۹) علامہ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے دیکھئے صحیح سنن ابی داود (۱۱۸۰)].

☆ تیسرا قلعہ: آیۃ الکرسی ☆

بخاری شریف میں یہ چیز ثابت ہے کہ: جس نے بستر کوٹھکانا بناتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لیا تو مسلسل اس کے لئے اللہ کی طرف سے ایک نگراں متعین کردیا جاتا ہے اور صبح ہونے تک شیطان اس کے قریب نہیں پھٹک سکتا۔ [بخاری (۲۳۱۱، ۳۲۷۵، ۵۰۱۰)].

اور امام نسائی کی کتاب ''عمل الیوم واللیلۃ'' میں یہ چیز ثابت ہے کہ: جس نے صبح سویرے آیۃ الکرسی پڑھ لیا اسے شام تک جنوں سے محفوظ کردیا جاتا ہے اور جس نے شام کے وقت پڑھ لیا اسے صبح

تک جنوں سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔[عمل الیوم واللیلۃ (۱۰۷۹)].

☆چوتھا قلعہ: سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھنا☆

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی نے آسمان وزمین کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل ایک کتاب لکھی جس سے دو آیتیں نازل کر کے سورۂ بقرہ کو مکمل کیا، اور جس گھر میں تین رات تک انھیں پڑھا جائے اس گھر کے قریب شیطان نہیں جاتا۔ترمذی[(۲۸۸۲)].

☆پانچواں قلعہ: معوذتان (قل أعوذ برب الفلق، قل أعوذ برب الناس) پڑھنا☆

شیطان کی برائی، اور اس کا دفعیہ، نیز اس سے بچ کر اللہ عزوجل کی پناہ طلب کرنے کے لئے معوذتان کے اندر عجیب وغریب تاثیر موجود ہے، اور بندے کے لئے ان دونوں سورتوں کے ذریعہ اللہ عزوجل کی پناہ طلب کرنے کی حاجت اس کے کھانے پینے کی حاجت سے کہیں بڑھ کر ہے۔

ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ جنوں اور انسان کی نظر سے پناہ طلب کیا کرتے تھے، پس جب یہ دونوں سورتیں نازل ہوئیں تو آپ نے انہیں اختیار کر کے ان کے علاوہ امور کو ترک کر دیا۔ [نسائی (۵۴۹۶) اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن نسائی (۵۰۶۹) میں اسے صحیح قرار دیا ہے]۔

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جحفہ اور ابواء "دو جگہوں کے نام ہیں" کے مابین سیر کر رہے تھے اچانک ہمیں ہوا، اور سخت تاریکی نے ڈھانپ لیا، تو رسول اللہ ﷺ قل أعوذ برب الفلق، اور قل أعوذ برب الناس پڑھنے لگے اور فرمایا: "يَا عُقْبَةُ تَعَوَّذْ بِهِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا"

"اے عقبہ ان دو سورتوں کے ذریعہ اللہ عزوجل کی پناہ طلب کیا کرو، کیونکہ کسی پناہ مانگنے والے نے ان دو سورتوں کے ذریعہ جیسی پناہ نہیں مانگی)۔ [ابوداود (۱۴۶۳) علامہ البانی نے اسے صحیح قرار

دیا ہے دیکھئے صحیح الجامع (۷۹۴۹)].

مندرجہ ذیل مقامات پر معوذتین کا پڑھنا مشروع ہے:

(۱) صبح وشام:

عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کہ ایک رات بارش اور شدید تاریکی کی حالت میں ہم رسول اللہ ﷺ کو ڈھونڈ رہے تھے تا کہ آپ ہمیں نماز پڑھائیں، راوی کہتے ہیں کہ میں نے آپ کو پالیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہو! لیکن میں نے کچھ نہ کہا، پھر آپ نے فرمایا: کہو! مگر میں نے کچھ نہ کہا، پھر آپ نے فرمایا: کہو! تو میں نے کہا: کیا عرض کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قل ھو اللہ أحد، اور معوذتین صبح وشام تین تین بار کہو یہ تمہارے لئے ہر چیز سے کفایت کرے گی۔[ابوداود (۵۰۸۲) اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابی داود (۴۲۴۱) میں اسے حسن قرار دیا ہے].

(۲) سوتے وقت:

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ جب رات میں اپنے بستر کی طرف قرار پکڑتے تو اپنی دونوں ہتھیلیاں جمع کرکے اس میں پھونک مارتے اور اس میں ﴿قل هو الله أحد﴾ ﴿قل أعوذ برب الفلق﴾ اور ﴿قل أعوذ برب الناس﴾ پڑھتے پھر اپنے بدن پر جہاں تک ممکن ہوتا اپنی دونوں ہتھیلیوں کو پھیرتے اور اس عمل کی شروعات سر، چہرہ اور بدن کے سامنے والے حصے سے کرتے، اور ایسا آپ ﷺ تین بار کرتے [بخاری (۵۰۱۶، ۵۷۴۸، ۶۳۱۹)].

(۳) ہر نماز کے بعد:

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس بات کا حکم دیا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذتین پڑھا کروں۔ [ترمذی (۲۹۰۳) علامہ البانی نے صحیح سنن ترمذی (۲۳۲۴) میں اسے صحیح قرار دیا ہے].

(۴) بیماری کے وقت:

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کے خاندان کا کوئی فرد جب بیمار ہو جاتا تو آپ ﷺ معوذات پڑھ کر اس پر دم کیا کرتے تھے، مرض الموت میں جب آپ ﷺ بیمار تھے تو میں آپ پر دم کیا کرتی تھی، اور نبی ﷺ کے بدن پر خود آپ کا ہاتھ پھیرتی تھی، کیونکہ آپ ﷺ کے ہاتھ میں میرے ہاتھ کے بنسبت زیادہ برکت ہے۔[مسلم (۲۱۹۲)].

☆ چھٹا قلعہ: سو مرتبہ لا إلہ إلا اللہ پڑھنا ☆

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ،وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ،وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"

"اللہ عز وجل کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت اور اسی کی لئے ساری تعریفیں

ہیں، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے" روزانہ سو بار کہا، تو اسے دس غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا، اور اس کے نامۂ اعمال میں سو نیکیاں لکھی جائیں گی، اس کی سو برائیاں مٹا دی جائیں گی، اور اس کے لئے یہ دعا شام تک شیطان سے محفوظ رہنے کا ذریعہ بنے گی۔[بخاری (۳۲۹۳، ۶۴۰۳) مسلم (۲۶۹۱)].

☆ ساتواں قلعہ: کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا ☆

حارث الأشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ عزوجل نے یحیی بن زکریا علیہما السلام کو پانچ کلمات پر عمل کرنے کا حکم دیا، اور بنی اسرائیل کو بھی اس پر عمل کرنے کا پابند کیا، [ان کلمات میں سے اس کا یہ قول کہ:] میں تمھیں اس بات کا حکم دے رہا ہوں کہ تم اللہ عزوجل کا ذکر کیا کرو کیونکہ ذکر کی مثال اس شخص کے مانند ہے جس کے پیچھے دشمن تیزی سے نکلا یہاں تک کہ وہ ایک مضبوط قلعہ کے پاس پہونچ کر اپنے آپ کو

دشمن سے محفوظ کرلیا،ٹھیک اسی طرح بندہ شیطان سے اپنے آپ کو نہیں بچا سکتا مگر اللہ عز وجل کے ذکر کے ذریعہ۔[ترمذی ۲۸۶۳) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ترمذی (۲۲۹۸) میں اسے صحیح قرار دیا ہے].

☆ آٹھواں قلعہ: سجدۂ تلاوت کرنا ☆

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ آیت سجدہ کی تلاوت کر کے سجدہ کر لیتا ہے،تو شیطان گوشہ نشینی اختیار کر کے روتا ہے،اور کہتا ہے ہائے میری بربادی،ابن آدم کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا،اوراس نے سجدہ کرلیا،تو اس کے لئے جنت ہے،اور مجھے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا،پر میں نے نافرمانی کی،تو میرے لئے دوزخ ہے۔[مسلم(۸۱)].

☆ نواں قلعہ: بسم اللہ پڑھنا ☆

جو شخص شیطان سے اللہ کی پناہ میں آنا چاہے اس کے لئے

ضروری ہے کہ وہ کسی بھی کام کے شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لے، بریں بنا شیطان کو مغلوب کرنے کے لئے بہت سارے امور میں ہمیں بسم اللہ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے جس میں سے بعض مقامات مندرجہ ذیل ہیں:

پہلا مقام: جب سواری کا جانور لڑکھڑا جائے:

ابوالملیح ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ: میں نبی ﷺ کا ردیف "سواری پر پیچھے سوار" تھا اچانک آپ ﷺ کی سواری پھسل گئی، تو میں نے کہا: ہلاک ہو شیطان، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ مت کہو کہ شیطان ہلاک ہو: کیونکہ جب تم ایسا کہو گے تو شیطان اپنے آپ کو بڑا سمجھنے لگتا ہے یہاں تک کہ وہ گھر کے مانند ہو جاتا ہے، اور کہتا ہے میری طاقت کی وجہ سے، لیکن تم بسم اللہ کہو، کیونکہ تمہارے بسم اللہ پڑھنے سے شیطان حقیر ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ مکھی کے مانند ہو جاتا ہے۔[ابوداود (۴۹۸۲)

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے دیکھئے صحیح سنن ابی داود (۴۱۶۸)].

دوسرا مقام: گھر سے نکلتے وقت:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی گھر سے نکلتے ہوئے ”بِسْمِ اللّٰهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ“ ”اللہ کے نام سے، میں نے اللہ عزوجل پر بھروسہ کیا، نہ کوئی حرکت ہے نہ قوت مگر اللہ عزوجل کی مشیئت سے“ پڑھ لیا، تو اس وقت کہا جاتا ہے: تو! راہ یاب ہوا، مستغنی اور محفوظ کر دیا گیا، پس شیطان اس سے پرے ہٹ جاتا ہے، اور دوسرے سے کہتا ہے کہ: تمہیں اس آدمی سے کیا سروکار جس کی صحیح رہنمائی کر دی گئی، اسے مستغنی اور محفوظ کر دیا گیا؟

[ابوداود (۵۰۹۵) اور البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابی داود (۴۲۴۹) میں اسے صحیح قرار دیا ہے].

تیسرا مقام: جماع کے وقت:

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس گیا، اور اس نے یہ دعا پڑھ لی: "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَ جَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا" "اللہ کے نام سے، اے اللہ! شیطان سے ہماری حفاظت فرما، اور جو تو ہمیں بطور مولود رزق عنایت کرے گا شیطان کو اس سے دور رکھ" پس انھیں اولاد عنایت کی گئی تو شیطان اسے گزند نہیں پہنچا سکتا[بخاری (۱۴۱، ۳۲۷۱، ۳۲۸۳، ۵۱۶۵) مسلم (۱۴۳۱)].

چوتھا مقام: بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت:

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن آدم کی شرمگاہ اور جنوں کی آنکھوں کے درمیان پردہ بیت الخلا میں داخل ہونے سے قبل بسم اللہ پڑھ لینا ہے۔[ترمذی (٦٠٦)

اور البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ترمذی (۴۹۶) میں اسے صحیح قرار دیا ہے]۔

پانچواں مقام: کھانا کھاتے وقت:

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''آدمی جب اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے، اور اپنے داخل ہونے، نیز کھانے کے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے: تمہارے لئے رات گزارنے کا ٹھکانہ ہے، نہ رات کے کھانے کا، اور اگر داخل ہوتے وقت اللہ عزوجل کا ذکر نہیں کرتا، تو شیطان کہتا ہے: تم نے رات گزارنے کی جگہ پالی، اور جب کھاتے وقت اللہ عزوجل کا ذکر نہیں کرتا ہے، تو شیطان کہتا ہے تم نے رات گزارنے نیز رات کے کھانے کا ٹھکانہ پالیا'' [مسلم (۲۰۱۸)]۔

☆ دسواں قلعہ: تقدیر کو تسلیم کرنا ☆

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عزوجل کے نزدیک طاقتور مومن کمزور مومن کے بالمقابل بہتر اور زیادہ پسندیدہ ہے، اور ہر ایک میں خیر ہے، اپنے آپ کو نفع پہنچانے پر حریص ہو جاؤ، اللہ عزوجل سے مدد طلب کرو اور عاجز مت ہو، اگر تم کسی مصیبت میں پڑ جاؤ تو یہ مت کہو کہ : اگر یہ کیا ہوتا تو ایسا ہوتا لیکن یہ کہو: "قَدَّرَ اللّٰہُ وَمَاشَاءَ فَعَلَ" ''اللہ نے جو مقدر کیا اور جیسا چاہا کیا'' کیونکہ لفظ لو (اگر مگر) شیطان کے عمل کو کھول دیتا ہے'' [مسلم (۲۶۶۴)].

☆ گیارہواں قلعہ: قیام اللیل ☆

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (تم میں سے کسی آدمی کے سر کے پچھلے حصے میں اس کے سونے کے وقت شیطان تین گرہ لگاتا ہے، ہر گرہ کی جگہ پر کہتا ہے: سو جا رات بڑی لمبی ہے، پس جب وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرتا

ہے تو ایک گرہ کھل جاتا ہے، اور جب وضو کر لیتا ہے تو دوسرا گرہ کھل جاتا ہے، اور اگر نماز پڑھ لیتا ہے تو ایک اور (تیسرا) گرہ کھل جاتا ہے پھر وہ چستی اور نفس کی پاگیزگی کی حالت میں صبح کرتا ہے، ورنہ وہ کاہلی اور نفس کی خباثت کے ساتھ صبح کرتا ہے۔[بخاری (۱۱۴۲، ۳۲۶۹) مسلم (۷۷۶)].

☆بارہواں قلعہ: استعاذہ (شیطان سے اللہ عزوجل کی پناہ طلب کرنا)☆

استعاذہ بہت سارے امور میں مشروع ہے:

(۱) قرآن کریم کی تلاوت کے وقت:

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾ [النحل: ۹۸].

ترجمہ: قرآن پڑھنے کے وقت راندے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔[سورۂ نحل (۹۸)].

(۲) مسجد میں داخل ہوتے وقت:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو کہتے: "أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ، وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ، وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ، مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ"

"میں عظیم اللہ، اس کے کریم چہرے کی اور قدیم بادشاہی کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نے یہ دعا پڑھ لی تو شیطان کہتا ہے: آج کے دن مکمل طور پر مجھ سے محفوظ کر دیا گیا" [ابوداود (۴۶۶) اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابی داود (۴۴۱) میں اسے صحیح قرار دیا ہے]۔

(۳) بیت الخلا میں داخل ہونے کے وقت:

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلا شبہ ان پاخانوں میں شیاطین رہتے ہیں، لہذا جب تم میں سے کوئی شخص پاخانہ جائے تو "أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ" "میں خبیث اور خبیثنیوں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں"

پڑھ لے" [ابوداود (٦) ابن ماجه (٢٩٦) اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع (٢٢٦٣) میں اسے صحیح قرار دیا ہے]۔

(۴) غصے کے وقت:

سلیمان بن صرد کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور دو لوگ آپس میں ایک دوسرے کو برا بھلا کہہ رہے تھے، اتنے میں ایک شخص کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اس کے نتھنے پھول گئے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک میں ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے یہ کہہ لیوے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے، اگر یہ آدمی "أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ" "شیطان سے میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں" کہہ لے تو اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے [بخاری (٣٢٨٢) مسلم (٢٦١٠)]۔

(۵) قرأت سے پہلے اور تکبیر تحریمہ کے بعد:

ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیند سے بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ

اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ‘‘

’’اے اللہ! تو پاک ہے (ہر عیب اور ہر نقص سے) سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں بابرکت ہے تیرا نام اور بلند ہے تیری شان، اور تیرے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں‘‘ پھر آپ ﷺ تین بار ’’لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ‘‘ کہتے اس کے بعد تین بار ’’اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا ‘‘ کہتے پھر آپ ﷺ ’’أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِه‘‘ ’’میں سننے والے جاننے والے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے، اس کے وسوسوں سے، اس کے پھونکنے سے، یعنی کبر ونخوت سے اور اس کے اشعار اور جادو سے‘‘ پڑھتے۔ [ابوداود (۷۷۵) اور علامہ البانی نے صحیح سنن ابی داود (۷۰۱) میں اسے صحیح قرار دیا ہے]۔

(۲) شیطان کی طرف سے وسوسوں کے احساس کے وقت:

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ إِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾[الاعراف:۲۰۰]

ترجمہ: اور اگر آپ کو کوئی وسوسہ شیطان کی طرف سے آنے لگے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجئے بلاشبہ وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔[سورۃ اعراف آیت نمبر (۲۰۰)].

ایک دوسری جگہ اللہ اللہ تعالی فرماتا ہے:﴿وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ إِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾

ترجمہ: اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آئے تو اللہ کی پناہ طلب کرو۔یقیناً وہ بہت ہی سننے والا جاننے والا ہے۔[سورۃ فصلت:۳۶].

اور اللہ تعالی نے نبی ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:﴿وَقُلْ رَّبِّ أَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ☆وَأَعُوْذُبِكَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُوْنِ﴾

ترجمہ: اور دعا کریں کہ اے میرے پروردگار! میں شیطانوں کے

وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔اور اے رب!میں تیری پناہ چاہتاہوں کہ وہ میرے پاس آجائیں۔[سورۃالمومنون(۹۷،۹۸)].

تو اللہ تعالی نے اپنے نبی کو اپنی کامل واکمل ربوبیت کی پناہ طلب کرنے کا حکم دیا اس عظیم مخلوق سے جس کا وطیرہ ہی فساد ہے کیونکہ یہ ہر برائی کی جڑ،اس کی بنیاد اور اس کا سر چشمہ ہے۔

[الروح (ص ۳۱۱)].

اور جب وہ ذات گرامی جو سارے جہان میں سب سے بہتر،سب سے زیادہ عقلمند،اور اللہ تعالی کے نزدیک سب سے افضل ہے اس کے باوجود اسے شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ کی ضرورت ہے تو تمہاری کیا حالت ہوگی باوجود تمہاری جہالت،غفلت اور نقصان عقل کے؟!.

(۷)موت کے وقت شیطان کے خبطی بنا دینے سے پناہ مانگنا:

نبی کریم ﷺ کی دعاؤں میں سے یہ دعا ہے"وَأَعُــــوذُبِكَ أَنْ

يَتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطٰنُ عِنْدَ الْمَوْتِ "

"اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ شیطان موت کے وقت مجھے خبطی بنا دے" [ابوداود (۱۵۵۲) اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع (۱۲۸۲) میں اسے صحیح قرار دیا ہے].

(۸) کتے کے بھونکنے اور گدھے کے ڈھیچوں ڈھیچوں سنتے وقت:

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب تم کتے کے بھونکنے اور گدھے کے ڈھیچوں ڈھیچوں کی آواز رات کے وقت سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرو کیونکہ یہ ایسی چیزیں دیکھ رہے ہیں جسے تم نہیں دیکھ رہے ہو (شیطان)"۔

[ابوداود (۵۱۰۳)، اور امام بخاری نے الادب المفرد (۱۲۳۳) میں نقل کیا ہے، اور علامہ البانی نے صحیح الجامع (۶۲۰) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”...جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرو کیونکہ اس نے شیطان دیکھا“[بخاری (۳۳۰۳)، مسلم (۲۷۲۹)].

(۹) نیند میں گھبراہٹ کے وقت:

ابن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نیند کی حالت میں گھبرا جائے اور یہ دعا پڑھ لے ”أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ، مِنْ غَضَبِهِ، وَعِقَابِهِ، وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ، وَأَنْ يَحْضُرُوْنِ“

”میں اللہ عزوجل کے پورے کلمات کی پناہ مانگتا ہوں اس کے غضب سے، اس کے عذاب سے اور اسکے بندوں کے شر سے، اور شیطانوں کے وسوسوں سے، اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس آجائیں، تو یہ چیزیں اسے ہرگز نقصان نہ پہونچا سکیں گی“[ترمذی

(۳۵۲۲)اور البانی نے صحیح سنن ترمذی (۲۷۹۳) میں اسے صحیح قرار دیا ہے].

(۱۰)نیند کی حالت میں جب ناپسندیدہ چیزوں کو دیکھے:

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں، جب تم میں سے کوئی شخص خواب میں اچھی چیز دیکھے تو اسے نہ بیان کرے سوائے ان لوگوں کے جنھیں وہ دوست رکھتا ہے، اور جب ناپسندیدہ چیزیں دیکھے تو اللہ عزوجل سے اس کی برائی، اور شیطان کی برائی سے پناہ مانگے، اور تین بار تھوک دے، اور اس خواب کو کسی سے بیان نہ کرے کیونکہ یہ اسے نقصان نہیں پہونچا سکتی ہیں[بخاری (۷۰۴۴)، مسلم (۲۲۶۱)].

(۱۱)نظر اور حسد کے وقت:

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ حسن اور حسین کے

لئے ان کلمات کے ذریعہ دعا کرتے تھے "أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ"

"تم دونوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان سے اور زہردار کیڑوں سے اور ہر قسم کی بری نظر سے"

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے والد "ابراہیم علیہ السلام" اسماعیل اور اسحٰق علیہما السلام کے لئے ان کلمات کے ذریعہ دعا فرماتے تھے۔ [بخاری (۳۳۷۱) ابوداود (۴۷۳۷) الفاظ ابوداود کے ہیں]۔

(۱۲) صبح وشام:

ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول مجھے بتلایئے کہ میں صبح وشام کیا کہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! یہ کہو: "اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ

أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطٰنِ وَشِرْكِهِ، وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِي سُوْءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلٰى مُسْلِمٍ"

"اے اللہ آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے، غیب اور حاضر کے جاننے والے، ہر چیز کے پروردگار اور مالک، میں اپنے نفس کے شر، شیطان کے شر اور اس کے شرک سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور اس بات سے کہ میں اپنے نفس پر برائی کا ارتکاب کروں، یا کسی مسلم سے برائی کروں" [الادب المفرد (۱۲۰۴) البانی رحمہ اللہ نے صحیح الأدب المفرد (۹۱۴) میں اسے صحیح قرار دیا ہے].

☆ تیرہواں قلعہ: غصہ پی جانا ☆

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک قوم پر ہوا جو پہلوانی کر رہی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول یہ فلاں پہلوان ہے، کوئی آج تک اسے پچھاڑ نہ سکا بلکہ اسی نے سب کو پچھاڑ دیا ہے، تو رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا آدمی نہ بتلاؤں جو اس سے بڑا پہلوان ہے؟ ایسا شخص جس سے کسی آدمی کے ساتھ تو تو میں میں ہوگئی پر اس نے اپنا غصہ پی لیا، تو اس نے اسے، اس کے شیطان، اور اس کے ساتھی کے شیطان کو مغلوب کر دیا۔[بزار (۲۰۵۴) حافظ ابن حجر نے فتح الباری (۱۰/ ۵۱۹) میں اس روایت کو حسن قرار دیا ہے]۔

☆چودھواں قلعہ: صفوں کی درستگی☆

۱- ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "صفیں درست کرلو، مونڈھوں کو برابر کرلو، اور خالی جگہیں پر کرلو، اپنے بھائیوں کے ساتھ نرم رویہ اختیار کرو، اور شیطان کے لئے درمیان میں خالی جگہ مت چھوڑو، جس نے صف ملایا اللہ تعالیٰ اسے بھی ملا دے گا" اپنی رحمت سے" اور جس نے صف کاٹا اللہ تعالیٰ اسے بھی کاٹ دیگا" اپنی رحمت سے" [ابوداود (۲۶۶) اور البانی

نے صحیح سنن ابی داود (۶۲۰) میں اسے صحیح قرار دیا ہے]۔

۲- انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اپنی صفیں درست کرلو...'' اور ہم میں سے ہر ایک اپنا مونڈھا اپنے ساتھی کے مونڈھے سے اور اپنا قدم اس کے قدم سے چپکا دیا کرتا تھا۔[بخاری (۷۲۵)]۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو لے کر یہ باب باندھا ہے: ''بَابُ إِلْزَاقِ الْمَنْكِبِ بِالْمَنْكِبِ وَالْقَدَمِ بِالْقَدَمِ فِي الصَّفِّ'' ''صف میں مونڈھے سے مونڈھا اور قدم سے قدم چپکانا''۔

۳-نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: '' أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ؛ ثَلَاثًا، وَاللّٰهِ لَتُقِيمُنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ''

''اپنی صفیں درست کرلو؛ تین بار، اللہ کی قسم! تم ضرور اپنی صفیں

درست کرلو ورنہ اللہ تعالی ضرور بالضرور تمہارے دلوں کے درمیان اختلاف ڈال دے گا" راوی کہتے ہیں کہ: میں نے دیکھا آدمی اپنا مونڈھا اپنے ساتھی کے مونڈھے سے اور اپنا گھٹنا اپنے بازو والے شخص کے گھٹنے سے، اور اپنا ٹخنہ اپنے ساتھی کے ٹخنے سے چپکا رہا ہے۔ [ابوداود (٦٦٢) اور البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابی داود (٦١٦) میں صحیح قرار دیا ہے].

(۴) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"رُصُّوا صُفُوفَكُمْ، وَقَارِبُوا بَيْنَهَا، وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ، كَأَنَّهَا الْحَذَفُ"

"اپنی صفیں ملاؤ، ایک دوسرے سے قریب ہوجاؤ، اور ایک دوسرے کے گردن کے مقابل میں رہو، قسم اس ذات کی جس کے

ہاتھ میں میری جان ہے، بلا شبہ میں شیطان کو صف کے شگاف میں بکری کے چھوٹے، سیاہ بچے کے مانند داخل ہوتے ہوئے دیکھ رہا ہوں'' ''الحذف'' اس کے معنی ہیں بکری کے چھوٹے سیاہ بچے کے [حاکم نے مستدرک (۱/ ۴۱۷، ۱۵۲۱) میں نقل کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے، اور ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے].

☆ پندرہواں قلعہ: سجدۂ سہو کرنا ☆

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کو نماز کی حالت میں شک ہو جائے، اور اسے یہ معلوم نہ ہو سکے کہ اس نے تین رکعت نماز پڑھی ہے یا چار رکعت؟ تو اسے چاہئے کہ شک کی طرف دھیان نہ دے کر یقین پر بنا کرے، اور سلام پھیرنے سے پہلے سجدۂ سہو کر لے، اگر اس نے پانچ رکعت پڑھ لی تو چار رکعت اس کی نماز ہو جائے گی، اور اگر اس نے چوتھی رکعت کو پوری کرنے کے لئے ایک

رکعت پڑھی تو یہ شیطان کو ذلیل کرنے کے لئے ہوگی"۔ [مسلم (۵۷۱)].

☆سولہواں قلعہ: جماعت کا لزوم☆

عرفجہ بن شریح الأشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "إِنَّ الشَّيْطٰنَ مَعَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ يَرْكُضُ" "بلا شبہ شیطان ان لوگوں کے ساتھ دوڑتا ہے جو جماعت سے علیحدگی اختیار کر لیتے ہیں" [نسائی (۴۰۲۲) اور البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن نسائی (۳۷۵۳) میں اسے صحیح قرار دیا ہے].

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عمر نے جابیہ "ایک جگہ کا نام ہے" میں ہمیں خطبہ دیا، فرمایا: میں تمہارے درمیان اس مقام پر کھڑا ہوں جس مقام پر رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوتے تھے، اس کے بعد آپ نے فرمایا: "عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ،

وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ ،فَإِنَّ الشَّيْطَنَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الْإِثْنَيْنِ أَبْعَدُ.مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ"

"جماعت کو لازم پکڑ لو ،اور تفرقہ بازی سے بچو، کیونکہ شیطان ایک کے بالمقابل دو سے زیادہ دور رہتا ہے۔جو شخص بہترین جنت کے بہتر درجہ میں داخل ہونا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ وہ جماعت کو لازم پکڑ لے" [ترمذی (۲۱۶۵) اور البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ترمذی (۱۷۵۸) میں اسے صحیح قرار دیا ہے].

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:"اَلْجَمَاعَةُ مَاوَافَقَ الْحَقَّ وَإِنْ كُنْتَ وَحْدَكَ"

"جماعت وہ ہے جو حق کے موافق ہو گرچہ تم تنہا ہی کیوں نہ ہو" [لالکائی نے شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ (۱۶۰) میں نقل کیا ہے اور محدث البانی رحمہ اللہ نے مشکاۃ المصابیح (۱/۶۱) میں اسے صحیح قرار دیا ہے].

ابو شامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: لزوم جماعت کا جو حکم وارد ہے؛ تو اس سے لزوم حق اور اس کی اتباع مراد ہے، گر چہ اس کو مضبوطی کے ساتھ تھامنے والوں کی تعداد کم اور مخالفین کی تعداد زیادہ ہو، کیونکہ حق وہی ہے جس پر پہلی جماعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام کے زمانہ سے قائم ہے، اور ان کے بعد اہل بدعت کی کثرت کا کوئی اعتبار نہیں [الباعث علی إنکار البدع والحوادث (ص:۱۹،۲۰)].

یقیناً اسلام جماعت کے تمام تر اشکال کے ساتھ اس پر حریص ہے کیونکہ یہ شیطان کے بھگانے کا آلہ ہے۔

(۱) پہلی شکل: جماعت سے نماز پڑھنا:

ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کسی بستی یا کسی دیہات میں تین آدمی ہوں، اور ان میں نماز قائم نہ کی جاتی ہو مگر یہ کہ شیطان ان پر غلبہ پا لے گا، تو اے لوگو! جماعت کو لازم پکڑ لو کیونکہ بھیڑیا ریوڑ سے علیحدہ ہونے والی بکری کو

کھا جاتا ہے“ [نسائی (۸۴۹) اور البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن نسائی (۸۱۷) میں اسے صحیح قرار دیا ہے]۔

دوسری شکل: سفر کی جماعت:

ابن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ایک سوار اور دو سوار شیطان ہوتے ہیں، اور تین (حقیقت میں) سوار ہیں“ [ابوداود (۲۶۰۷) اور البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابی داود (۲۲۷۱) میں اسے صحیح قرار دیا ہے]۔

تیسری شکل: مجلس میں اکٹھا ہونا:

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کی طرف نکلے تو ہمیں حلقوں میں بٹا ہوا دیکھ کر فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں متفرق دیکھ رہا ہوں؟

ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کسی منزل پر پڑاؤ ڈالتے وقت لوگ گھاٹیوں اور دروں میں بٹ جایا کرتے تھے، تو رسول اللہ

ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بلاشبہ تمہارا وادیوں اور دروں میں متفرق ہوجانا یہ شیطان کی طرف سے ہے'' اس فرمان کے بعد جب صحابہ کرام کسی مقام پر قیام کرتے تو ایک دوسرے سے مل کر بیٹھتے، یہاں تک کہ یہ بات مشہور ہوگئی کہ اگر ان پر چادر ڈالی جائے تو سب کو شامل ہوگی۔[ابوداود (۲۶۲۸) اور البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابی داود (۲۲۸۸) میں اسے صحیح قرار دیا ہے]۔

چوتھی شکل: اکھٹے ہوکر کھانا کھانا:

وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے اصحاب نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم کھاتے ہیں مگر آسودہ نہیں ہوتے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''شاید تم سب الگ الگ کھاتے ہو؟'' لوگوں نے کہا: ایسا ہی ہے! تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم سب اکھٹے ہوکر کھایا کرو، اور بسم اللہ پڑھ لیا کرو، تمہارے کھانے میں برکت ہوگی'' [ابو داود (۳۷۶۴) اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابی داود

(۳۱۹۹) میں اسے حسن قرار دیا ہے].

یقیناً یہ افسوس ناک بات ہے کہ آج آپ بہت سارے مسلمانوں کو دیکھیں گے خاص طور ان لوگوں کو جو فرنگی عادات اور یورپی تقلید سے متاثر ہیں کہ کس طرح شیطان ان کے اموال کے ایک حصے پر قابض ہے، اور یہ ظلم وزیادتی کے طور پر نہیں بلکہ محض ان کے اختیار سے، اور ایسا سنت سے غافل ہونے یا اس سے غفلت برتنے کی وجہ سے ہے، کیا تم دیکھتے نہیں کہ وہ الگ الگ دستر خوان لگاتے ہیں، اور ان کا ہر فرد تنہا کھاتا ہے، اس بات کی ضرورت کا احساس کئے بغیر کہ ان کے لئے کوئی خاص بڑا سا پیالہ ہو، وہ کھانے میں کسی دوسرے کو شریک نہیں کرتے چہ جائے کہ وہ اس کے بغل کا پڑوسی ہی کیوں نہ ہو، جب کہ گزری ہوئی حدیث میں اس کے خلاف اکھٹا کھانے کا حکم ہے۔[سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ (۳/۳۹۴، ۳۹۵)].

☆سترھواں قلعہ: تشہد میں شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا☆

نافع کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز کی حالت میں بیٹھتے تو اپنا دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور اپنی انگلی سے اشارہ کرتے ، اور اپنی نگاہ اس پر جمائے رکھتے پھر فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لَهِيَ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطٰنِ مِنَ الْحَدِيْدِ'' ''یہ (شہادت کی انگلی) شیطان پر لوہے سے بھی زیادہ بھاری ہے'' [احمد (٦٠٠) اور اس کی سند حسن ہے جیسا کہ البانی رحمہ اللہ نے مشکاۃ المصابیح (١/٢٨٩) میں اسے حسن کہا ہے].

☆اٹھارھواں قلعہ: سترہ رکھ کر نماز ادا کرنا☆

سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ عَلَيْهِ الشَّيْطٰنُ صَلَاتَه''

''جب تم میں سے کوئی شخص سترہ رکھ کر نماز ادا کرے تو اسے

چاہیے کہ اس سے قریب ہو جائے تا کہ شیطان اس کی نماز باطل نہ کر سکے" [ابوداود (٦٩٥) اور البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابی داود (٦٤٣) میں اسے صحیح قرار دیا ہے].

قابل ذکر بات یہ ہے کہ سترہ کی مقدار کفایت جو نمازی کے لئے آڑ پیدا کرتی ہے، اور اس کے سامنے سے گزرنے والے کے ضرر کو روکتی ہے وہ کجاوہ کے پچھلے حصے کی لمبائی کے بقدر ہے۔

طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص پالان کی پچھلی لکڑی کے مثل کوئی چیز رکھ لے تو اسے چاہیے کہ نماز ادا کرے، اور اس شخص کی پرواہ نہ کرے جو اس کے پرے سے گزرے"۔ [مسلم (٤٩٩)].

☆انیسواں قلعہ: اللہ عزوجل سے دعا کرنا☆

ابو الأزہر الأنماری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت جب اپنی خواب گاہ میں تشریف لے جاتے تو یہ دعا

پڑھتے "بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِيْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَاخْسَأْ شَيْطَانِيْ، وَفُكَّ رِهَانِيْ، وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْأَعْلٰى"

''اللہ کے نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو رکھا، اے اللہ! بخش دے میرا گناہ، اور میرے شیطان کو (مجھ) سے دور کر دے، اور میری گروی کو چھڑا دے، اور مجھے اوپر کی مجلس ''فرشتوں اور پیغمبروں کی مجلس'' میں کر دے'' [ابو داود (۵۰۵۴) اور البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابی داود (۴۲۲۶) میں اسے صحیح قرار دیا ہے].

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ وَلْيَقُلْ: "اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَإِذَا خَرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَلْيَقُلْ: "اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ"

''جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو نبی کریم ﷺ پر سلام بھیجے اور یہ دعا پڑھے "اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ"

''اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے'' اور جب مسجد سے نکلے تو نبی کریم ﷺ پر سلام بھیجے اور یہ دعا پڑھے ''اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ'' ''اے اللہ شیطان مردود سے میری حفاظت فرما''۔[ابن ماجہ (۷۷۳) اور البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابن ماجہ (۶۲۷) میں اسے صحیح قرار دیا ہے]۔

☆بیسواں قلعہ: شیطان کی مخالفت کرنا☆

بلاشبہ مومن صادق جو شیطان سے اپنا تعلق مکمل طور پر منقطع کرنا چاہتا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مندرجہ ذیل امور میں شیطان کی مخالفت کرے:

(۱) جلد بازی:

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اچھی طرح غور وفکر کرنا اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے''۔[ابو یعلی نے حسن سند کے ساتھ (۴۲۵۶)

میں نقل کیا ہے]۔

(۲) دھوپ اور چھاؤں میں بیٹھنا:

عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى أَنْ يُجْلَسَ بَيْنَ الضِّحِّ وَالظِّلِّ وَقَالَ: "مَجْلِسُ الشَّيْطٰنِ"

"نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صحابی سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے دھوپ اور چھاؤں کے مابین بیٹھنے سے منع کیا اور فرمایا: یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے" [احمد (۳/۴۱۳، ۴۱۴) (۱۵۴۶۲) اور یہ سند حسن ہے]۔

الضِّحّ: اس کے معنی سورج کی روشنی کے ہیں جب زمین پر اس کی قدرت حاصل ہو؛ مطلب یہ ہے کہ کسی ایسی جگہ نہ بیٹھے جہاں پر اس کا آدھا جسم دھوپ میں اور آدھا سائے میں ہو۔

(۳) کھانا پینا:

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

:جب تم میں سے کوئی شخص کھانے کا ارادہ کرے تو اسے چاہئے کہ وہ دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پینا چاہے تو دائیں ہاتھ سے پیئے‘ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے، اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔[مسلم(۲۰۲۰)].

(۴)لینا دینا:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے ہر ایک اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے، اور اپنے دائیں ہاتھ سے پیئے، اپنے دائیں ہاتھ سے لے، اور اپنے دائیں ہاتھ سے دے، کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا اور اپنے بائیں ہاتھ سے پیتا ہے، اپنے بائیں ہاتھ سے دیتا اور اپنے بائیں ہاتھ سے لیتا ہے “[ابن ماجہ(۳۲۶۶)اور البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابن ماجہ(۲۶۴۳)میں اسے صحیح قرار دیا ہے].

(۵)تکبر کرنا:

جان لو "میرے بھائی" اللہ عزوجل شیطان سے تمہاری حفاظت فرمائے۔تکبر ابلیس کی صفات میں سے ہے۔اللہ عزوجل کا ارشاد ہے ﴿وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰئِكَةِ اسْجُدُوا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ﴾

ترجمہ:اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔اس نے انکار کیا اور وہ کافروں میں ہو گیا[البقرۃ:۳۴]

ایک دوسرے مقام پر اللہ عزوجل کا ارشاد ہے :﴿قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِينَ﴾

ترجمہ:حق تعالی نے فرمایا تو آسمان سے اتر تجھ کو کوئی حق حاصل نہیں کہ تو آسمان میں رہ کر تکبر کرے سو نکل بے شک تو ذلیلوں میں سے ہے[الأعراف:۱۳]

اس صفت میں شیطان کی مخالفت تواضع کے ذریعہ ہوگی، اور تواضع کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم: بندے کا تواضع اختیار کرنا اللہ عزوجل کے اوامر کی بجا آوری اور اس کے نواہی "جن چیزوں سے روکا ہے" سے اجتناب کرکے۔

دوسری قسم:

پروردگار کی عظمت اور اس کی بزرگی کے لئے تواضع اختیار کرنا، اس کی بڑائی اور اس کی کبریائی کے لئے جھک جانا۔[الروح (ص ۳۱۲)].

(۶) شیطان قیلولہ نہیں کرتا:

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اے لوگو!" قیلولہ کیا کرو کیونکہ شیطان قیلولہ نہیں کرتا۔[طبرانی نے اوسط (۱/۱۳، ۲۸) میں نقل کیا ہے، اور یہ صحیح الجامع (۴۴۳۱)

میں بھی موجود ہے]۔

(۷) شیطان صرف ایک پیر میں جوتا پہن کر چلتا ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "إِنَّ الشَّيْطَانَ يَمْشِيْ فِيْ النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ"

''بلاشبہ شیطان ایک جوتے میں چلتا ہے'' [طحاوی نے مشکل الآثار (۱۴۲/۲)، اور محدث البانی رحمہ اللہ نے (صحیحہ ۳۴۸) میں اسے صحیح قرار دیا ہے]۔

(۸) اسراف اور فضول خرچی:

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا إِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ﴾

ترجمہ: بیجا خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔

[الإسراء:۲۷]۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ

سے ارشاد فرمایا: ایک بستر آدمی کے لئے، دوسرا اس کی بیوی کے لئے، تیسرا مہمان کے لئے، اور چوتھا شیطان کے لئے ہے۔ [ابو داود (۴۱۴۲)، اور البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابی داود (۳۴۸۹) میں اسے صحیح قرار دیا ہے].

اکیسواں قلعہ: توبہ واستغفار کرنا:

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِنَ الشَّيْطَٰنِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ﴾
ترجمہ: یقیناً جو لوگ خدا ترس ہیں جب ان کو کوئی خطرہ شیطان کی طرف سے آجاتا ہے تو وہ یاد میں لگ جاتے ہیں، سو یکا یک ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ [الأعراف: ۲۰۱].

جب بندے کے لئے اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ اسے غفلت لاحق ہو، اور شیطان جو مسلسل اس کی نگرانی، اور اسکی غفلت کی تاک میں رہتا ہے، اس سے کچھ حاصل کرے، تو اللہ عزوجل

نے گمراہ لوگوں کے بالمقابل متقیوں کی نشانی بیان فرمادی، اور یہ کہ پرہیزگار شخص جب کسی گناہ کا احساس کرتا ہے، اور اسے شیطان کی طرف سے کوئی خطرہ درپیش ہوتا ہے، پس وہ کسی حرام کے ارتکاب یا ترک واجب کا گناہ کر بیٹھتا ہے تو سوچنے لگتا ہے کہ آخر کس دروازے سے یہ چیزیں داخل ہوئیں اور کس راستے سے شیطان اس کے پاس آدھمکا، پھر وہ ان چیزوں کو یاد کرتا ہے جنہیں اللہ تعالی نے اس کے اوپر واجب قرار دی ہیں پس وہ سمجھ جاتا ہے اور اللہ عزوجل سے مغفرت طلب کرتا ہے، اپنی کوتاہیوں کی خالص توبہ اور بہت زیادہ نیکیوں کے ذریعہ تلافی کرتا ہے، اور اپنے شیطان کو خائب وخاسر واپس کرتا ہے، اور جو کچھ شیطان نے اس سے حاصل کیا تھا اسے بگاڑ دیتا ہے۔[تیسیر الکریم الرحمٰن (۲/۱۸۳)].

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”شیطان اللہ تعالی سے یوں مخاطب ہوا اے میرے

رب! تیری بزرگی کی قسم! میں مسلسل تیرے بندوں کو گمراہ کرتا رہوں گا جب تک ان کی روحیں ان کے جسموں میں باقی رہیں گی، تو اللہ تعالی نے کہا: میری عظمت و بزرگی کی قسم! جب تلک وہ مجھ سے استغفار کرتے رہیں گے میں ان کی مغفرت کرتا رہوں گا"۔ [حاکم (۴/۲۶۱)]. اور محدث البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع (۱۶۵۰) میں اسے صحیح قرار دیا ہے].

☆ بائیسواں قلعہ ☆ اچھی بات:

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُبِينًا﴾

ترجمہ: اور میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بہت ہی اچھی بات منہ سے نکالا کریں کیونکہ شیطان آپس میں فساد ڈلواتا ہے۔ بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ [الإسراء: ۵۳].

اس آیت کریمہ میں اللہ عزوجل اپنے بندے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا حکم دے رہا ہے کہ وہ مومن بندوں کو اس بات کا حکم دیں کہ وہ اپنی گفتگو اور بات چیت میں عمدہ کلام اور اچھا کلمہ استعمال کریں، کیونکہ اگر ایسا ان لوگوں نے نہ کیا تو شیطان ان کے درمیان وسوسہ ڈالے گا، اور بات کی بتنگڑی بنا کر لوگوں کو برائی، اور لڑائی جھگڑا میں مبتلا کر دے گا، اس لئے کہ وہ آدم اور اس کی ذریت کا دشمن اس وقت سے ہے جب اس نے آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تھا، اور اس کی دشمنی واضح اور ظاہر ہے۔ [تفسیر القرآن العظیم (۳/ ٦٥)].

☆ تیکسواں قلعہ: اللہ عزوجل کو مضبوطی سے تھامنا ☆

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ﴾

ترجمہ: اور اللہ کو مضبوط تھام لو، وہی تمہارا ولی اور مالک ہے۔ پس کیا

ہی اچھا مالک ہے اور کتنا ہی بہتر مددگار ہے۔

یعنی جب تم نے اسے مضبوطی سے تھام لیا تو وہ شیطان کے خلاف تمہاری نصرت وحمایت کرے گا، اور شیطان انسان کا ایسا دشمن ہے جو کبھی اس سے الگ نہیں ہوتا اور شیطان کی دشمنی کسی بیرونی دشمن کی عداوت سے زیادہ نقصان دہ ہے۔

لہذا اس دشمن کے خلاف مدد کرنا زیادہ اہمیت کا حامل ہے، اور بندہ اس کا زیادہ ضرورتمند بھی ہے، اور اس دشمن کے خلاف کامل نصرت اللہ عزوجل کو مکمل طور پر مضبوطی کے ساتھ تھام لینے پر منحصر ہے، اور اعتصام کی کمی بندے کو اللہ عزوجل کی حمایت سے دور کردیتی ہے جو درحقیقت ذلت ورسوائی کا باعث ہے۔ اگر اللہ عزوجل تجھے اور شیطان کو اکھٹا چھوڑ دے تو وہ تجھے رسوا کردے گا، اور اگر تجھے اس سے محفوظ رکھا اور توفیق ارزرانی بخشا تو شیطان کو تیری طرف آنے کا کوئی راستہ نہ ملے گا۔

بندہ اللہ عزوجل اور اس کے دشمن ابلیس کے درمیان پھینکا ہوا ہے، پس اگر اللہ تعالیٰ نے اس کی ذمہ داری لے لی تو اس کا دشمن اس پر کامیاب نہیں ہوسکتا، اور اگر اللہ عزوجل اس کی مدد کرنی چھوڑ دے اور اس سے اعراض کرلے تو شیطان اسے پھاڑ کھالے جس طرح بھیڑیا بکری کو پھاڑ کھالیتا ہے جب چرواہا اس سے الگ ہوجاتا ہے، تو شیطان انسان کے لئے بھیڑیا ہے۔

اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ جب راعی خود بکری اور بھیڑیئے کو اکھٹا چھوڑ کر الگ ہوگیا تو اس میں بکری کا کیا گناہ؟ اور کیا یہ ممکن ہے کہ بھیڑیئے پر غالب آکر اس سے چھٹکارہ حاصل کرلے؟۔

تو اللہ عزوجل کی توفیق کے ساتھ اس کا جواب یہ ہے کہ شیطان انسان کے لئے بھیڑیا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس مردود بھیڑیئے کو اس بکری پر باوجود اس کی کمزوری اور ضعف کے غلبہ نہیں بخشا، پس

جب اس نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور بھیڑیئے کے حوالہ کردیا، یا بھیڑیئے نے اسے دعوت دی اور اس نے اس کی دعوت پر لبیک کہہ دیا، اس کی بات مان لی، اور ذرا بھی پس و پیش نہ کیا، بلکہ نہایت سرعت کے ساتھ اس کی فرمانبرداری کی، اور اس چراگاہ کو چھوڑ دیا جس میں بھیڑیوں کے داخل ہونے کا امکان نہیں، اور بھیڑیوں کے ٹھکانہ میں چلی گئی جہاں پہونچ کر بکریاں ان کا شکار بن جایا کرتی ہیں، تو ایسی صورت میں سارا گناہ بکری کا ہے، تو تمہارا کیا خیال ہے اس صورت میں جب کہ راعی ان سے ڈرائے، دھمکائے اور انہیں بھیڑیوں کا خوف بھی دلائے، جب کہ یہ ان بکریوں کا انجام دیکھ چکی ہیں جو چرواہے کی دسترس سے الگ تھلگ ہوکر بھیڑیوں کی وادی میں چلی جایا کرتی ہیں۔

یقیناً اللہ سبحانہ وتعالی نے انسان کو اس کے بھیڑیئے سے متعدد بار ڈرایا ہے، اور وہ انکاری ہے، لیکن اگر شیطان اسے دعوت دیتا

ہے تو وہ اس کی دعوت پر لبیک کہتا ہے، اس کے ساتھ رات گزارتا ہے اور صبح کرتا ہے۔[شفاء العلیل (۱/۳۱۱-۳۱۲) مختصر تصرف کے ساتھ]۔

تو کون سی کامیابی، کون سی فراخی زندگی اور کیا عیش ہے اس شخص کے لئے ہے جس نے اپنے ولی اور اپنے اس مولی سے، جس سے پلک جھپکنے کے برابر بھی وہ مستغنی نہیں، جس کا وہ ضرورتمند ہے، اور اس کے لئے جس کا کوئی بدیل نہیں اپنا تعلق منقطع کرلیا، اور اپنے اور اس کے بڑے دشمن کے درمیان پہنچ گیا ، پھر کیا!! اس کا دشمن اسے ہر ناحیہ سے دوست بنالیتا ہے اور اس کا دوست اس سے الگ ہو جاتا ہے، اور جس کا دشمن ہی اس کا دوست بن جائے اور اس پر غلبہ حاصل کرلے تو اس کو مصیبت میں گرفتار کردے گا اور اسے تکلیف و پریشانی میں مبتلا کرنے کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ رکھے گا۔

☆چوبیسواں قلعہ: بندگی اللہ تعالی کے لئے خالص کرنا☆

جب اللہ کے دشمن ابلیس کو اس بات کا علم ہو گیا کہ دارومدار دل پر ہے اور قابل اعتماد وہی ہے تو اس پر وسوسوں کا ڈھیر لگا دیتا ہے، اور نفسانی خواہشات سے اس کا استقبال کرتا ہے، اور اس کے لئے ایسے احوال واعمال کو مزین کر کے پیش کرتا ہے جس کے ذریعہ وہ صراط مستقیم سے ہٹ جائے، اور اس کے لئے گمراہی کے ایسے اسباب مہیا کرتا ہے جو اسے توفیق کے ذرائع سے جدا کر دیں، اور اس کے لئے ایسے پھندے اور جال بچھا رکھا ہے کہ اگر اس سے بندہ بچ جائے تو کم از کم پریشان ضرور ہو، شیطان کے جال اور اس کے مکر سے نجات نہیں مل سکتی مگر اللہ تعالی کی مدد طلب کرنے پر مداومت برتنے سے، اور اس کی خوشنودی کے اسباب مہیا کرنے سے، اس کی طرف دل لگانے اور اپنی حرکات وسکنات میں اس کی جانب توجہ مبذول کرنے سے، اور اس بندگی کی تابعداری کو ثابت

کر کے جو انسان کے شایان شان ہے تا کہ اسے ان بندوں کے مانند ضمانت مل جائے جن کے بارے میں اللہ عزوجل نے فرمایا﴿إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ﴾[الحجر:۴۲].

ترجمہ: میرے بندوں پر تجھے کوئی غلبہ نہیں۔

یہ ایسی نسبت ہے جو بندے کو شیطان سے الگ کر دیتی ہے، اور اس کا حصول رب العالمین کی بندگی کا مقام حاصل کرنے، اور قلب کو اخلاص عمل کے ساتھ مربوط کرنے' اور دائمی یقین کا سبب ہے، اخلاص اور بندگی جب دل میں پلا دی جاتی ہے تو ایسا شخص اللہ کے مقرب بندوں میں شمار کیا جاتا ہے، اور اللہ عزوجل کا استثناء

﴿إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ﴾[الحجر:۴۰].

ترجمہ: سوائے تیرے ان بندوں کے جو منتخب کر لئے گئے ہیں- اس کو شامل ہوتا ہے۔

جس نے رحمٰن کی بندگی اور اس کی طاعت کو ثابت نہ کیا تو گویا

وہ شیطان کی اطاعت اور اس کی عبادت کرتا ہے، جیسا کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَلَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ﴾

ترجمہ: اے اولاد آدم! کیا میں نے تم سے قول وقرار نہیں لیا تھا کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا، وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔ [یس: ۶۰].

شیطان کی عبادت سے محفوظ نہیں رہ سکتا مگر وہ شخص جس نے خالص اللہ عزوجل کی بندگی کی اور یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے لا إلہ إلا اللہ کی تصدیق کی اور اپنے قول میں اخلاص پیدا کیا اور اپنا قول اپنے عمل سے سچ کر دکھایا۔ [کلمۃ الإخلاص (ص ۳۷) ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ].

☆پچیسواں قلعہ: صراط مستقیم کی اتباع ہے☆

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ﴾

ترجمہ: اور یہ کہ یہ دین میرا راستہ ہے جو مستقیم ہے سو اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی۔

اللہ کا راستہ اور اس کا سیدھا طریقہ وہی ہے جس پر رسول اللہ ﷺ اور اس کے صحابہ تھے اس قول کی دلیل اللہ عز وجل کا یہ قول ہے: ﴿إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى مُّسْتَقِيمٍ﴾ [الحج: ٦٧]

ترجمہ: یقیناً آپ ٹھیک ہدایت پر ہی ہیں۔[الحج: ٦٧]

اور اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ﴿وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ﴾ [الشورى: ٥٢].

ترجمہ: بیشک آپ راہ راست کی رہنمائی کر رہے ہیں۔[الشوری: ۵۲].

جس شخص نے اپنے قول و عمل کے اعتبار سے رسول اللہ ﷺ کی پیروی کی تو وہی اللہ عز وجل کے سیدھے راستہ پر گامزن ہے، اور اس کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جن سے اللہ محبت کرتا ہے اور ان

کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے، اور جس نے اس کی مخالفت کی خواہ قول میں یا عمل میں تو وہ بدعتی اور شیطان کا راستہ اپنانے والا ہے، اس کا شمار ان لوگوں میں نہیں ہے جن کے لئے اللہ تعالی نے جنت، مغفرت اور احسان کا وعدہ فرمایا ہے۔ [ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ کی ''ذم الوسواس (ص ۴۶-۴۸)'' دیکھئے]۔

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے اس طرح اپنے سامنے ایک خط کھینچا، اور ایک خط دائیں جانب کھینچا، اور ایک خط بائیں جانب کھینچا اور فرمایا ''ھذہ سبل الشیطان'' ''یہ شیطان کے راستے ہیں'' آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ درمیانی لکیر پر رکھا، اور یہ آیت کریمہ تلاوت کی:

﴿وَأَنَّ هَـٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾

ترجمہ: اور یہ کہ یہ دین میرا راستہ ہے جو مستقیم ہے سو اس راہ پر چلو اور

دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی۔ اس کا تم کو اللہ تعالیٰ نے تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیزگاری اختیار کرو۔ [الأنعام :۱۵۳]. [اس روایت کو ابن ابی عاصم نے (السنہ:۱۶) میں نقل کیا ہے اور محدث البانی رحمہ اللہ نے (ظلال الجنۃ :ص۱۲) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔].

اگر تو ان لوگوں میں سے ہے جن کے اندر شرم وحیاء کی رمق باقی ہے تو اپنے نفس کے لئے انصاف کا راستہ اختیار کر، اس ایک راستے کی اتباع کر کے جس پر اس امت کے سلف اور اس کے ائمہ قائم ہیں، اور صحابہ اور تابعین، چاروں مجتہدین اور تمام محدثین میں سے جن کی اتباع اور پیروی کی جاتی ہے۔

اور تو ان راستوں کی اتباع نہ کر جو عرصۂ دراز سے دین میں ایجاد کئے گئے ہیں ورنہ تجھے اللہ عزوجل کے سیدھے راستہ اور اس کی درست راہ سے الگ کر دیں گے۔

اور اے میرے بھائی! اس وصیت کے قبول کرنے میں اس اللہ سے ڈر جو جزا کے دن کا مالک ہے، شاید وہ تجھے کامیابی سے نواز دے، اور تیری حالت درست کر دے اس دن کہ جس میں لوگ سارے جہان کے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

اور اگر تو ان لوگوں میں سے ہے جن کا اسلام میں بجز نام کے اور دین میں سوائے ایک علامت کے کوئی حصہ نہیں تو معاملہ تیرے سپرد ہے، اور اس کا وبال بھی تیرے اوپر ہوگا، ہمارا کام تو صرف پہنچا دینا ہے۔[الدین الخالص (۲۸۹/۳)].

☆ چھبیسواں قلعہ: گھر کی حفاظت ☆

(۱) گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر کرنا:

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ

اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ ، قَالَ الشَّیْطَانُ أَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ .وَإِذَا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ طَعَامِہٖ ، قَالَ أَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَ الْعَشَاءَ[رواہ مسلم(۲۰۱۸)].

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''آدمی جب اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے، اور اپنے داخل ہونے ،نیز کھانے کے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے: تمہارے لئے رات گزارنے کا ٹھکانہ ہے، نہ رات کے کھانے کا، اور اگر داخل ہوتے وقت اللہ عزوجل کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے: تم نے رات گزارنے کی جگہ پالی ،اور جب کھاتے وقت اللہ عزوجل کا ذکر نہیں کرتا، تو شیطان کہتا ہے تم نے رات گزارنے نیز رات کے کھانے کا ٹھکانہ پالیا'' [مسلم(۲۰۱۸)].

(۲) بیوی بچوں کو سلام کرنا:

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: ''اے میرے پیارے بیٹے !جب تم اپنے گھر والوں کے پاس آؤ تو سلام کرلیا کرو، یہ تمہارے اور تمہارے گھر والوں کے لئے برکت کا سبب بنے گا''۔[ترمذی (۲٦٨٩)اور البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ترمذی (۲۱۷۱) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

(۳) گھروں کو اطاعت اور بندگی سے پر کرنا:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:''لَاتَجعَلُو ابُیُو تَکُم مَقَابِرَ ،إِنَّ الشَّیطَانَ یَنفِرُ مِنَ البَیتِ الَّذِی تُقرَأُفِیهِ سُورَةُ البَقَرَةِ ''[رواہ مسلم(۷۸۰)].

''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، جس گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے''۔

نبی ﷺ کا فرمان:''لَاتَجعَلُو ابُیُو تَکُم مَقَابِرَ'' اس کا مطلب یہ ہے کہ گھروں کو اللہ کے ذکر، نفلی نمازیں اور قرآن کریم کی تلاوت

سے خالی نہ رکھو، کیونکہ گھروں کو جب خالی چھوڑ دیا جاتا ہے تو وہ قبرستان کے مانند ہو جاتے ہیں، اس لئے کہ قبریں عمل کی جگہ نہیں ہیں، وہ اجڑی ہوئی، ویران، اور تاریک گڈھے ہیں سوائے اس شخص کے جس کی قبر کو اللہ تعالی نے اس ایمان کے نور سے منور کر دیا جو اسے دنیوی زندگی میں حاصل تھا۔

اس حدیث میں گھروں کی توجہ کا ذکر خصوصاً مسلمانوں کے گھروں کی طرف توجہ دینے کا احساس دلایا گیا ہے، اور یہ کہ اللہ عزوجل کے ذکر، تلاوت قرآن، نوافل اور کثرت سے اللہ کے ذکر کے ذریعہ آباد کیا جائے، بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ وہ نوافل جن کے لئے جماعت مشروع نہیں ہے وہ سب گھر میں ادا کی جائیں، البتہ فرائض کی ادائیگی مساجد میں ہوگی، اور ایسا گھروں کو آباد کرنے کے لئے ہے کیونکہ جب تو اسے اللہ عزوجل کے ذکر سے آباد کرے گا تو اس سے شیاطین دور ہو جائیں گے، اور

گھر کی عورتیں، بچے اور اس میں رہنے والوں کی نشو ونما اللہ عز وجل کی طاعت پر ہوگی، اور یہ سارے گھر خیر کے مدرسوں میں تبدیل ہو جائیں گے، جن سے مسلمان مؤحد سندِ فراغت حاصل کریں گے۔

لیکن جب یہ سارے گھر اللہ کے ذکر سے خالی ہوں گے تو اس کے باشندے جہالت اور غفلت کی زندگی بسر کریں گے اور ان کی حالت مردوں جیسی ہوگی، اور تمہارا کیا خیال ہے جب گھر اللہ کے ذکر سے خالی ہوں، اور شر کے وسائل مثلاً فحش فلمیں مہیا ہوں، اور ایسے آلات خرید کئے جائیں جن سے ساری دنیا کے ٹیلی ویژن چینل یعنی جو کچھ اس میں فتنہ وفساد، فحش، دیوانگی، کفر والحاد، اور عظیم برائیاں ہیں ان سب کا استقبال کرسکیں، جب یہ ساری چیزیں اس شیطانی آلات کے ذریعہ جسے صاحب منزل خود لگاتا ہے گھر کے اندر داخل ہوں گی تو ان گھروں کی کیا حالت ہوگی؟؟ یقیناً یہ شیطانی گھر بن جائیں گے نہ کہ قبرستان فقط، بلکہ شیطانی اڈے بن جائیں

گے-اللہ کی پناہ- پھر اس سے بدترین اولاد اور عورتیں نکلیں گی جن کے اندر غیرت کا فقدان ،عدم حیاء ، برائی سے محبت ،اور جو کچھ انھوں نے ان نشریات میں برائیاں ،اخلاقی بگاڑ، معاملاتی فساد دیکھا اس کے نفاذ پر حرص کوٹ کوٹ کر بھری ہوگی ،اور عنقریب جو کچھ یہ دیکھ رہے ہیں اور جن کا مشاہدہ کر رہے ہیں اسے عملی جامہ پہنائیں گے ،اور یہ ان کے اخلاق اور ان کی عفت و پاکدامنی پر براہ راست اثر انداز ہوں گی ،اور یہ نماز میں سستی و کاہلی کریں گے ، بلکہ اس کی وجہ سے بالکلیہ نماز ترک کردیں گے۔

میں ان بھائیوں سے مخاطب ہوں جو اس خبیث آلہ کے شکار ہوگئے ہیں کہ اللہ سے ڈرو؛ اسے اپنے گھروں سے باہر نکال پھینکو، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ:'' اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ'' اور تمہیں گھروں کی طرف توجہ دینے کا حکم صادر فرمایا: بایں طور کہ تم اسے اللہ عزوجل کی طاعت کے ذریعہ آباد کرو ۔[اعانۃ

المستفید بشرح کتاب التوحید (۱/۳۱۴-۳۱۵)].

(۴) ابلیس کی آواز سے گھر کو پاک وصاف رکھنا:

عقلمند قاری کے لئے مناسب ہے کہ وہ مندرجہ ذیل احادیث و آثار میں غور وفکر سے کام لے:

۱-عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ تھاما تو میں آپ ﷺ کے ساتھ آپ کے بیٹے ابراہیم کو دیکھنے گیا اس حال میں کہ وہ زندگی کی آخری سانس لے رہے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنی گود میں لے لیا یہاں تک کہ ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی، عبدالرحمٰن بن عوف کہتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے انہیں گود سے الگ رکھ دیا اور آپ رونے لگے، تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ رو رہے ہیں جب کہ آپ رونے سے منع کرتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "إِنِّی لَمْ أَنْهَ عَنِ الْبُكَاءِ وَلٰكِنِّی نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ أَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ:

صَوْتٍ عِنْدَ نَغْمَةٍ لَهْوٍ وَلَعِبٍ وَ مَزَامِيرِ الشَّيْطَانِ ، وَصَوْتٍ عِنْدَ مُصِيبَةٍ لَطْمِ وُجُوهٍ ، وَشَقِّ جُيُوبٍ...“

”میں نے رونے سے منع نہیں کیا لیکن میں نے دو احمق و فاجر آواز سے منع کیا ہے، ایک گانے کے وقت کی آواز یعنی لہو ولعب اور شیطان کی بانسری سے ،اور دوسرا مصیبت کے وقت کی آواز یعنی چہرہ پیٹنا اور گریبان چاک کرنے سے“[ترمذی (۱۰۰۵)اور البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ترمذی (۸۰۴) میں اسے حسن قرار دیا ہے].

۲-انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”صَوْتَانِ مَلْعُونَانِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ : مِزْمَارٌ عِنْدَ نِعْمَةٍ وَرَنَّةٌ عِنْدَ مُصِيبَةٍ“

”دو قسم کی آوازیں دنیا اور آخرت میں ملعون ہیں: خوشی کے وقت بانسری اور مصیبت کے وقت چیخنا “[بزار (۷۹۵-کشف الأستار)،اور محدث البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع (۳۸۰۱) میں

اسے حسن قرار دیا ہے]۔

۳-ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ..."

"ضرور بالضرور میری امت کے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور گانے بجانے کے آلات کو حلال سمجھیں گے" [بخاری نے تعلیقا صیغۂ جزم کے ساتھ (۵۵۹۰) میں روایت کیا ہے اور ابوداود نے (۴۰۳۹) میں موصولاً روایت کیا ہے، اور علامہ البانی نے صحیح سنن ابی داود (۳۴۰۷) میں اسے صحیح قرار دیا ہے]۔

۴-ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيَّ الْخَمْرَ، وَالْمَيْسِرَ، وَالْكُوبَةَ"

"بلا شبہ اللہ تعالی نے میرے اوپر شراب، جوا اور ڈھول کو حرام قرار

دیا ہے" سفیان کہتے ہیں کہ میں نے علی بن بذیمہ سے کوبہ کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا کوبہ ڈھول کو کہتے ہیں۔ [ابوداود (۳۶۹۶) اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابی داود (۳۱۴۳) میں اسے صحیح قرار دیا ہے]۔

۵- ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان سے مندرجہ ذیل آیت کے بارے میں پوچھا گیا: ﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾

"اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں" تو انھوں نے کہا:

"هُوَ الْغِنَاءُ، وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ، يُرَدِّدُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ"

"اس سے مراد گانا ہے، اور قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں، اور یہی چیز تین بار دہراتے رہے" [حاکم (۲/۴۱۱) اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور امام ذہبی نے ان کی

موافقت کی ہے]۔

۶- امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "إِنَّ الْغِنَاءَ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ ، وَإِنَّ الذِّكْرَ يُنْبِتُ الْإِيمَانَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ"

"بلا شبہ گانا بجانا دل میں اسی طرح نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی کھیت اگاتا ہے، اور ذکر اسی طرح ایمان کو اگاتا ہے جس طرح پانی کھیت کو اگاتا ہے"۔[امام مروزی نے "تعظیم قدر الصلاۃ" (۶۹۱) میں ذکر کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے "تحریم آلات الطرب" (ص۱۴۳) میں اس کی اسناد کو حسن قرار دیا ہے]۔

۷- امام اوزاعی رحمہ الل فرماتے ہیں: "لَا نَدْخُلُ وَلِيمَةً فِيهَا طَبْلٌ وَلَا مِعْزَافٌ"

"ہم ایسے ولیمہ میں شریک نہیں ہوتے جس میں ڈھول اور گانا بجانا ہو"[ابوالحسن الحربی نے اسے "الفوائد المنتقاۃ" (۱/۳/۴) میں صحیح

سند سے نقل کیا ہے جیسا کہ علامہ البانی رحمہ اللہ نے ''آداب الزفاف'' (ص ۱۶۵-۱۶۶) طبع دار ابن حزم، بیروت میں ذکر کیا ہے]۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ''

''گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے'' [بیہقی نے ''السنن الکبری'' (۲۲۳/۱۰) میں صحیح سند سے ذکر کیا ہے]۔

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اپنی اولاد کے اتالیق کو لکھا کہ:
سب سے پہلا ادب جو تیرے پاس سے سیکھیں وہ لہو ولعب سے نفرت ہو جس کا آغاز شیطان کی طرف سے ہے اور اس کا انجام رحمٰن کی ناراضگی ہے کیونکہ ثقہ اہل علم سے مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ گانے بجانے کے آلات کی آواز، اور گانے سننا اور اس میں سر نکالنا دل میں نفاق اگاتا ہے جس طرح پانی سبزہ کو اگاتا ہے۔ [آجری

نے ''سیرت عمر بن عبدالعزیز'' (٦٢) میں سندِ حسن کے ساتھ ذکر کیا

ہے]

اہم فائدہ: مملکۃ سعودیۃ عربیۃ کے علماءِ کبار کی جانب سے ٹیلیفون کے موسیقی نغمات کی حرمت کے سلسلہ میں فتوی صادر ہوا ہے۔

۵۔ گھنٹیوں سے گھر کو پاک کرنا:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اَلْجَرْسُ مَزَامِیْرُ الشَّیْطَانِ ''

''گھنٹی شیطان کی بانسری ہے'' [رواہ مسلم (٢١١٤)].

جب یہ بات ہے کہ: شیاطین گھنٹی کے ساتھ ساتھ رہتے ہیں تو فرشتے اس آدمی کی معیت سے الگ تھلگ ہو جاتے ہیں جس کے ساتھ گھنٹی ہوتی ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِکَۃُ رُفْقَۃً بَیْتًا

فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ"

"فرشتے اس جماعت کے ساتھ نہیں رہتے جن کے ساتھ کتا اور گھنٹی ہو" [رواہ مسلم (۲۱۱۳)].

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جَرَسٌ"

"جس گھر میں گھنٹی ہوتی ہے اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے" [ابوداود (۴۲۳۱) اور البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابی داود (۳۵۶۰) میں اسے صحیح قرار دیا ہے].

یاد رکھیں کہ تنبیہ کرنے والی گھڑی کی وہ گھنٹی جو نیند سے بیدار کرتی ہے، ٹیلیفون اور گھروں کی گھنٹی (یعنی وہ گھنٹی جو گھروں میں اجازت طلب کرنے کے لئے لگائی جاتی ہے) ان مذکورہ احادیث سے خارج ہیں کیونکہ یہ آواز اور شکل وصورت میں ناقوس کے مشابہ نہیں ہوتی ہیں۔

یہ بعض ان بڑی گھڑیوں کی گھنٹیوں کے برخلاف ہیں جو دیواروں پر لٹکائی جاتی ہیں کیونکہ اس کی آواز ناقوس کی آواز سے مکمل مشابہت رکھتی ہے لہذا کسی مسلم کے لئے مناسب نہیں ہے کہ اس قسم کی گھڑیاں اپنے گھر میں داخل کرے، خاص طور پر بعض وہ گھڑیاں جس میں گھنٹی بجنے سے پہلے موسیقی جیسی آواز نکلتی ہے، مثال کے طور لندن کی اس گھڑی کی آواز جو اس کے ریڈیو اسٹیشن سے سنائی جاتی ہے، اور جو بگ بن کے نام سے معروف ہے۔
[جلباب المراۃ المسلمۃ (ص ١٦٩)].

(٦) تصویروں اور مجسموں سے گھر کو پاک کرنا:

مسلمان کے لئے لازم اور ضروری ہے کہ وہ اپنے گھر کو تصاویر اور مجسموں سے پاک رکھے سوائے اس کے جس کے بارے میں استثناء وارد ہے، مثلاً بچیوں کے کھلونے اور وہ تصویریں جن میں جان نہ ہو جیسے درخت، نہریں، کھیتیاں، دھات، پتھر وغیرہ، اور جو

ناگزیر ہو جیسے کارڈ اور حکومتی کاغذات کی تصویر۔اور ایسا اس لئے ہے کیونکہ فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں اور مجسمے ہوں،اور جب فرشتے گھر سے نکل جاتے ہیں تو شیاطین اس میں ٹھکانہ بنالیتے ہیں۔

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا:"لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ"

''جس گھر میں کتا یا تصویر ہو فرشتے اس میں داخل نہیں ہوتے''

[بخاری (۳۳۲۲)،مسلم(۲۱۰۶)].

فقہ الحدیث:

(۱) تصویروں کا حرام ہونا کیونکہ یہ فرشتوں کے عدم دخول کا سبب ہے۔

(۲) حرمت ان تمام تصویروں کو بھی شامل ہے جو مجسم ہیں اور نہ جن

کا کوئی سایہ ہے، اور اس میں کوئی فرق نہیں ہے کہ وہ کپڑے پر نقش ونگار کے طور پر ہوں یا کاغذ پر لکھ کر بنائے گئے ہوں، یا فوٹو گرافی مشین کی تصویر ہو کیونکہ یہ سب فوٹو اور تصویر میں داخل ہیں۔ [تفصیل کے لئے کتاب ''اعانۃ المستفید'' (۲/۲۶۲-۲۶۳) کا مطالعہ کریں]۔

خاتمہ

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو سارے جہان کا رب ہے اور درود وسلام ہو آخری نبی اور رسول (محمد ﷺ) پر۔

ہمیں یہ جاننا چاہئے کہ ہم جہادِ عظیم سے گزر رہے ہیں اور ہم سدا ایک ایسی لڑائی سے دو چار رہتے ہیں جو ہمیشہ ہتھیار سے مسلح رہتا ہے کیونکہ شیطان اس جنگ سے اکتاہٹ محسوس نہیں کرتا جس کا اعلان اس نے اس وقت سے کر رکھا ہے جس وقت کہ اسے ملعون قرار دیا گیا اور اسے دھتکار دیا گیا ہے، پس وہ مصر ہے اور اپنے طریقے کو جاری رکھے ہوئے ہے ..اور اسی وجہ سے جہاد مختلف شکلوں اور مختلف مجالات میں قیامت تک جاری رہے گا۔

اور بلاشبہ مومن اس معرکہ سے غافل ہے اور نہ ہی اس سے اپنا ہاتھ کھینچ سکتا ہے، بلکہ وہ اپنے شیطان سے اس کے وعدہ کو جھٹلا کر، اس کی حکم عدولی، اور اس کے منع کردہ چیزوں کا ارتکاب

کر کے اس سے جہاد کر رہا ہے، کیونکہ شیطان (فضول) تمناؤں کا وعدہ کرتا ہے اور جھوٹی آرزوئیں دلاتا ہے محتاجی سے ڈراتا ہے، اور برائیوں کا حکم دیتا ہے، تقوی، ہدایت، پاک دامنی، صبر، اور جملہ ایمانی اخلاقیات سے روکتا ہے۔[زادالمعاد (۴/۸)].

اور سب سے بڑا غافل وہ شخص ہے جو اس بات کو جانتا ہے کہ اس کا دشمن عزم مصمم، ہٹ اور سابقہ دھمکی کے ساتھ اس کے گھات میں ہے اس کے باوجود یہ اس سے نہیں بچتا ہے، پھر مزید برآں کہ اس ضدی دشمن کی تابعداری بھی کرتا ہے!!

اور یہ بات یاد رکھو کہ تمام لوگوں کے ساتھ شیطان کی عام دشمنی ہے، اور اے عبادت اور علم میں جانفشانی کرنے والے تمہارے ساتھ اس کی خاص دشمنی ہے، اور یقیناً تیرا معاملہ اس کے لئے بہت ہی اہم ہے، اور تیرے خلاف اس کے بہت سے مددگار ہیں، اور ان میں سب سے بڑھ کر تیرے خلاف خود تیرا نفس اور تیری خواہشات

ہیں ،اور اس کے بہت سارے اسباب ،راہیں اور ایسے دروازے ہیں جن سے تو غافل ہے ،تو مشغول ہے پر شیطان فارغ ہے ،وہ تجھے دیکھ رہا ہے مگر تو اسے نہیں دیکھ سکتا ،تو اسے بھول جاتا ہے پر وہ تجھے نہیں بھولتا ،اور تیرے خلاف خود تیرا نفس شیطان کا معاون ومددگار ہے ،لہذا اس سے آگاہ اور متنبہ رہو ،اس لئے کہ یہ ہلاکت ، تباہی اور بربادی کی جگہوں پر پہنچتا ہے ،یا یہ کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے نجات مل جائے۔

شیطان کے فتنوں کی کثرت ،اور اس کے دلوں سے چمٹے رہنے کی وجہ سے سلامتی شاذ ونادر ہے۔[المنتقی النفیس (ص ۵۵)].

اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں ،اور یہ میری پیشانی تیرے سامنے ہے ،اور تیری مدد کے بغیر اس دشمن سے خلاصی ممکن نہیں ،اور بلا شبہ میں مغلوب ہوں پس تو میری مدد فرما۔

عناوین | صفحات

عناوین	صفحات

عناوین	صفحات

عناوین	صفحات

عناوین	صفحات

عناوین	صفحات

عناوین	صفحات

عناوین | صفحات

☆ گزارش ☆

پیارے اسلامی بھائیو اور بہنو! اگر آپ نے اس کتاب کو پڑھ کر استفادہ کرلیا ہے، تو پھر ہماری یہ گزارش ہے کہ آپ اسے اپنے عزیز و اقارب کو ہدیہ دیدیجئے تاکہ وہ اس سے فائدہ اٹھائیں؛ ''کیونکہ ہدایت کی راہ دکھانے والے کو عمل کرنے والے کے برابر اجر وثواب ملتا ہے، اور دونوں کے اجر وثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی''۔ (مسلم)، اور اگر آپ ہماری دیگر مطبوعات سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو اسلامک سنٹر سُلی - ریاض کے اندر خوش آمدید کہتے ہیں، جو مخرج ۱۶ اپر اسکانِ جزیرۃ کے شرق میں شارع ہارون رشید اور ابوعبیدہ بن جراح کے سگنل پر واقع ہے۔

یا آپ ہمیں درج ذیل ایڈریس پر خط بھیج سکتے ہیں، ان شاء اللہ ہم آپ کی خدمت کے لئے حاضر رہیں گے۔

المملكة العربية السعودية

ص ب : ۱٤۱۹ الرياض : ۱۱٤۳۱

آپ کے اسلامی بھائی

منتظمین اسلامک سنٹر سلی - ریاض

تذكير الإنسان بعداوة الشيطان

تأليف

عبدالهادي بن حسن وهبي

ترجمة

قسم الجاليات بالمكت

الطبعة الأولى اردو 0301230

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالنسيم

ص.ب/١٤١٩ الرياض/١١٤٣١ هاتف/٢٤١٠٦١٥ ناسوخ/٢٤١٤٤٨٨-

البريد الالكتروني/ sulay@w·cn

ردمك: ٩-٢-٩٨٠٨-٩٩٦٠-٩٧٨